UNIVERSAL LIBRARY
OU_222031
UNIVERSAL LIBRARY

۹۱۵۰۲۴ گ - م
مختصر جغرافیہ پنجاب
گلدستہ

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۱۰۵ ٹ Accession No. ۲۱۷۱

Author م۔ گ گلاڈسٹنگ

Title مختصر جغرافیہ عالم

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعونہ تعالیٰ

مختصر جغرافیہ پنجاب

نو ترمیم

جسکو

گلاب سنگھ سابق مدرس و مینیجر رسالہ مفید عام مدارس نے واسطے استعمال

طلبائے مدارس سرکاری کے

تالیف کیا

۲۵ ویں دفعہ

بعد نظر ثانی باضافہ اسٹیشن ہائے ریلوے و اکثر مطالب مفید جدید کے

سنہ ۱۸۹۵ع

مطبع مفید عام لاہور مین باہتمام منشی گلاب سنگھ مالک و مہتمم کے چھپا

یہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے

قیمت فی جلد . . . . ا ر ۶ پائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر جغرافیہ پنجاب

وجہ تسمیہ - اکبر بادشاہ کے عہد مین بسبب ہونے پانچ دریاؤن کے اس ملک کا نام پنجاب[1] ہوا - اور وہ پانچ دریا یہ ہین ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم -

نقاط سمت - چار ہین - شمال - جنوب - مشرق - مغرب - اور نقشہ پر شمال اوپر - جنوب نیچے - مشرق دائین ہاتہ - مغرب بائین ہاتہ کو ہوتا ہے -

وسعت پہلے ستلج اور سندہ کے درمیان کا ملک پنجاب کہلاتا تہا اب اَور بہت سا علاقہ شامل ہوکر طول زیادہ سے زیادہ ۰۰۸ میل اور عرض ۰۵۶ میل ہے - رقبہ جسکا ۱۲ لاکہ میل مربع سے کچہہ زیادہ ہے اور آمدنی قریبًا ساڑہے تین کروڑ روپیہ کی ہے -

حدود اکبری - شمال مین کوہستانِ کشمیر - مشرق وجنوب مین ممالک مغربی وشمالی جنوب مین راجپوتانہ - بہاولپور - بیکانیر - سندہ - مغرب مین کوہ سلیمان وکوہ ہالہ -

حدود حال - شمال مین کوہستانِ کشمیر - کابل - مشرق وجنوب مین ممالک مغربی وشمالی جنوب مین راجپوتانہ - بہاولپور - مغرب مین کوہ سلیمان وکوہ ہالہ -

صدر - شہر لاہور ہے جسمین ۹۸ ہزار آدمی کی آبادی ہے - صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر جنکے تعلق اس صوبہ کا انتظام ہے اسی شہر مین رہتے ہین -

---

[1] فارسی زبان کے دو لفظون پنج اور آب سے مرکب ہے ۱۲

آبادی کل ملک کی ایک کروڑ ۹۲ لاکھ ہی اور علاقہ انگریزی کی ہونے دو کروڑ سی کچھ زیادہ ہی جسمین مسلمان ۹۵ لاکھ - ہندو ۶۰ لاکھ - سکھ قریباً ۱۲ لاکھ اور باقی قومین ۱۰ لاکھ ہین -

حکومت

۱۲۰ برس کا عرصہ گذرا کہ سکھون نے زور پکڑکر پنجاب قدیم کو اپنے تحت مین کیا اور مہاراجہ رنجیت سنگ کے عہد مین ایک بڑی زبروست ریاست قایم ہوگئی پر اُس کے مرنے کے بعد سکھون نے بلا وجہ سرکار انگریزی سے فساد کیا لاچار سرکار کو لڑنا پڑا - جو لڑایان اُن سی ہوئین تفصیل اُن کی اسطرح پر ہے :-

پنجاب کی لڑائیون کا بیان

جنگ مدکی — **پہلی لڑائی** - مقام مدکی مین ۱۸۴۵ء مین ۳۰ ہزار سکھون کی سرداری رنجودہ سنگھ کے ہوئی انگریز فتحیاب ہوئے - مگر بہت سپاہ گورہ و ہندوستانی ماری گئی -

جنگ فیروزشہر — **دوسری لڑائی** - مقام فیروزشاہ پر ۲۱ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی - انگریزی فوج بہت ماری گئی - مگر آخر سکھون کو موضع مذکورہ سی نکالدیا منجملہ سو توپ ۷۳ توپین سرکار انگریزی کے ہاتھہ آئین -

جنگ علیوال — **تیسری لڑائی** - مقام علیوال مین ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو ہوئی انگریز فتحیاب ہوئے بہت سکھہ دریا مین ڈوب گئے منجملہ ۶۰ توپون کے ۵۵ - انگریزون کے ہاتھہ آئین -

جنگ سبراوان — **چوتھی لڑائی** - مقام سبراوان پر ۱۰ فروری ۱۸۴۶ء کو ہوئی - آتے ہوتی ہی تیج سنگ نے پیٹھ دکھائی - مگر شام سنگھ حاکم قصور کفن باندھکر خوب لڑکر شہید ہوا - بڑی بھاری لڑائی

---

۱۵ یعنی وہ ملک جو درمیان ستلج اور سندھ کے ہے ۱۲

۵۰۵ میل جھنگ سے ۸ کوس آگے جہلم سے ملجاتا ہے۔ بستی فاضل شاہ پر راوی سے
جا ملتا ہے۔ مشہور شہر اسپر یہ ہین۔ اکہنور۔ بہلولپور۔ وزیر آباد۔ رام نگر چلال پور
پنڈی بہٹیان۔ جھنگ۔

جہلم یا وِتستا۔ کشمیر مین اس کو بہت کہتے ہین چشمہ ویرناک سے نکل کر اسلام آباد کے
پاس پانی چشمہ مٹہن ملا اور چشمون کے مظفر آباد مین دریاے نین سکھ حد و پکلی پر
کشن گنگ اس سے ملتے ہین۔ بعد مسافت ۰۴۹ میل جھنگ سے ۸ کوس نیچے چناب سے
مل جاتا ہے مشہور شہر اسپر یہہ ہین:۔ سری نگر۔ بارہ مولا۔ مظفر آباد۔ جہلم جسکی سبب
اس دریا کا نام جہلم مشہور ہوا ہے۔

دریاے اٹک۔ پنجاب کی غرب مین واقع ہے۔ پنجاب کی پانچون دریاؤن کی شمار
مین نہین۔ ان سے علیحدہ ہی اسکو سندھ اور اباسین بھی کہتے ہین جیہڑا اون و
کے پاس سے نکلکر تبت خورد سے ہوکر کشمیر کے مغرب مین بہکر سندہ کے درمیان گذر کر ابد طے
۱۸ سو میل کے بحر عرب مین گرتا ہے مغرب کیجانب سے دریاے کابل۔ لنڈا۔ کونر۔ اور
مشرق کیطرف سے پنجاب کی پانچون دریا اس کے شامل ہوتے ہین۔
مشہور شہر اسپر یہہ ہین۔ لداخ۔ اٹک۔ نیلاب۔ کالاباغ۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ ڈیرہ
غازیخان۔ کوٹ مٹہن۔ سکھر۔ حیدر آباد۔

دوابون کا بیان

دوابہ دو دریاؤن کے درمیانی زمین کا نام ہے۔ پس سبب چھ دریاؤن کی چھ
پانچ دوابے مین۔ سندھ ساگر۔ چج یا چنہ۔ رچنا۔ باری۔ بست جالندھر۔ بیان

ان کا حسب ذیل ہے ۔

دوآبہ سندہ ساگر ۔ درمیان سندہ وجہلم کے ہی ۔ طول اسکا جہلم سے کالاباغ تک ۲۷۲ کوس اور عرض مختلف ہی ۔ شہر جہلم سے دریا سندہ اٹک تک ۹۰ کوس ۔ پنڈ دادن خان سے کالا باغ تک ۶۰ کوس ۔ خان گڈہ سے ڈیرہ غازیخان تک ۳۰ کوس ۔ جام پور سے ۲۱ کوس ۔ اس کی شمالی جانب کی زمین کوہستانی ہے ۔ میدانی مین درخت اور جنگل ہین ۔ جانب جنوب ریگستانی ہے جسکو تہل کہتے ہین تہل مین آبادی کم اور پانی کمیاب ہی ۔ اس دوابہ مین مظفرگڈہ ۔ جہلم ۔ راول پنڈی ۔ ہزارہ تین ضلعے ہین اور راولپنڈی قسمت ۔ سوائے اسکے یہہ مشہور قصبے ہین ۔ ایبٹ آباد ۔ کوہ مری ہزارہ ۔ حضرو ۔ حسن ابدال فتح جنگ ۔ جہنڈ و پشندور ۔ پنڈی گہیب ۔ رہتاس جلال پور ۔ پنڈ دادن خان ۔ چکوال ۔ دیدوال ۔ قلعہ تلہ گنگ ۔ جکہر والہ ۔ نوشہرہ ہرووال ۔ بکہووال ۔ قلعہ کٹار ۔ خوشاب ۔ سرجل ۔ گکہڑوال ۔ لیہ منڈی ۔ دایرہ دین پناہ کوٹ ادو ۔ اس قصبہ کی آب وہوا بہت اچہی ہے ۔ رنگپور ۔ گجرات علیپور سیت پور پہولن ۔ خیرپور ۔ ماسوا اسکی تین قلعے جنگی اسمین واقع ہین ۔ ایک اٹک ۔ بنارس اسکو ۱۵۸۱ء مین اکبر بادشاہ نی رہتاس شیرشاہ نی بعہد ہمایون ۔ منگیر نواب سربلند خان نے تعمیر کرایا تہا ۔

دوآبہ چنبہ یا جج درمیان دریائی چناب اور جہلم کے ہی چ چناب اور ج بہت سے لیا جو قدیم نام جہلم کا ہے ۔ بعض لوگ جج کہتی ہین ۔ اسصورت مین چ چناب اور ج جہلم کا ہے ۔ طول اسکا اکہنور سے علیپور تک ڈیرہ سو کوس اور عرض مختلف ہی

ملہ اس جگہ پر مہیر ور اجہنا کی قبر ہے ۔

اکنبر سے بھمبر پور تک ۴۰ کوس - قادرآباد سے ۵۲ کوس علیپور سے ۴۰ کوس ہے -
ہونا اکثر ہوا ہے ... بکثرت آبادانی ہے - باشندے اکثر تندخو ہین - اس مین گجرات
اور شاہ پور دو ضلعی ہین - سوائے اسکے یہ مشہور شہر ہین - کنجاہ جہان غنیمت شاعر ہوا ہے
کہاریان - پہالیہ - جلال پور - قلعہ اسلام گڈھ - اس کو چودھری رحمت خان سردار نے
احمد شاہ دُرانی کے عہد مین بنایا تھا - تخت ہزارہ - بہیرہ - ساہیوال - لون میانی
شاہ پور - میرپور - یہان کی مولی مشہور ہے -

دوابہ رچنا - درمیان دریائے راوی اور چناب کے ہے یعنی ر سے راوی اور چنا چناب کی
طول اسکا جمون و سبنت پور سے بستی فاضل شاہ تک ۲۸۰ کوس اور عرض مختلف سبنت پور
سے جمون تک ۱۰۰ کوس - شاہدرہ سے وزیرآباد تک ۸۰ کوس ہے اسمین جھنگ
گوجرانوالہ - سیالکوٹ - تین ضلعی ہین اور سوائے اسکے یہ مشہور شہر ہین - جلال پور کلانا
شورکوٹ - رام چوتڑہ - شہر گھمیانہ - یہان کا پونڈہ مشہور ہے - کمالیہ - کھائی - میر شہزادہ
پنڈی شیخ موسیٰ - جہامرہ - سبیل - سید والا - فرید آباد - کہیوا - چنیوٹ - پنڈی بھٹیان
رام نگر - اکال گڈھ - دیوان مول راج - صوبہ ملتان اسی جگہ کا تہا - حافظ آباد
شیخوپورہ - قلعہ سوبہا سنگھ - شاہدرہ - وزیرآباد - پسرور - ڈسکہ - ظفروال
سودہرہ - نارووال - سنجھڑیال - نونار - جبتروال - جسروٹا - کٹوہا -

دوآبہ باری - درمیان بیاس اور راوی کے یعنی ب بیاس اور ری راوی کی
یہ دوابہ سب دوابون سے بڑا اور کشتی کی شکل کا ہے دونون جانب عرض کم اور درمیان
سے زیادہ ہے طول کانگڑہ سے فیلادہ پور تک ۳۰۰ کوس اور عرض لاہور سے ۴۰
کوس - اس دوابہ مین کئی نہرین ہین - ایک کرن کلانور کے پاس بہتی ہے دوسری

جو موسم برسات مین جاری ہوتی ہین ایک تو شاہ نہر علیمردان خان کی بنائی ہوئی جو لاہور کو آتی ہے - دوسرے بٹالا و پٹی سے ہوکر شہر قصور کے نیچے ہوکر دریائے راوی مین گرتی ہے سو ہی کے نام سے مشہور ہے - یہہ موسم برسات مین ایسے زور شور سے جاری ہوتی ہے گویا ایک بہاری دریا بہتا ہے - ملتان منٹگمری - کانگڑہ - گورداسپور امرتسر - لاہور - چھہ ضلعے ہین ان مین ملتان - لاہور - امرتسر تین قسمتین ہین - سوائے ان کے مشہور شہر مین شجاع آباد تعمیر کیا ہوا شجاع الدولہ صوبہ ملتان کا - تلنبہ - پاک پٹن حجرہ چونیان - کہنڈیان قصور - پہلے یہہ شہر ۸ کوس مین آباد تھا ۱۷۶۴ء مین جو سنگہ نامی نے اس کو برباد کیا - اب بھی سترہ ہزار باشندون کی آبادی ہے کہیم کرن - پٹی نوشہرہ - ڈیرہ بابا نانک - بٹالہ - دینانگر - جلال آباد - ویرووال - ترنتارن سجانپور -

دوآبہ بست جالندہر - درمیان دریائے بیاس اور ستلج کے ہے یعنے ب بیاس اور ست ستلج کا - طول نادون سے سلطانپور تک ۱۰۰ کوس اور عرض ڈیرہ وال سے پہلور تک ۴۳ کوس ہے - یہہ دوابہ اگرچہ طول و عرض مین سب دوابون سے چھوٹا ہی - مگر آبادی اور کثرت زراعت اور آب و اشجار - ثمر دار میوہ دار کی تمام پنجاب پر فوقیت رکھتا ہی بلکہ ہم پلہ کشمیر کے ہی - غلہ اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ تمام پنجاب مین جاتا ہے بلکہ لوگون کو قحط مین بھی کمی کا خوف نہین ہوتا - گڑ - چینی - شکر - یہان بہت تحفہ ہوتے ہین - کل ۲۴ نہرین چھوٹی بڑی ہین - دو بڑی عمیق ہین - ایک مین[1] سیاہ - دوسری مین[2] سفید - اس دوابہ مین جالندہر - ہوشیار پور ضلعے ہین اور جالندہر قسمت بھی ہے

---

[1] مین سیاہ راجہ آلہو والیہ کی عملداری مین ہے راجہ کیطرف سے عبور کنندون سے محصول لیا جاتا ہے [2] سفید مین جالندہر سے ۵ کوس ہے ۱۲

نمبر قسمت	نام قسمت	نام ضلع مع صدر	سمت لاہور سے	فاصلہ صدر ضلع کا لاہور سے	نام تحصیلون کا جو اس ضلع مین ہین	تعداد تحصیلہائے ضلع
۵	امرتسر	امرتسر	مشرق	۳۵	امرتسر - ترنتارن - اجنالہ -	۳
		سیالکوٹ	شمال	۴۵	سیالکوٹ - پسرور - رتیا - ظفروال - ڈسکہ	۵
		گورداسپور	مشرق	۷۵	گورداسپور - بٹالہ - پٹھان کوٹ - شکرگڈہ	۴
۶	لاہور	لاہور	۰	۰	لاہور - چونیان - قصور - شرقپور -	۴
		فیروزپور	جنوب و مشرق	۴۱	فیروزپور - زیرہ - موگا - مکسر -	۴
		گوجرانوالہ	شمال و جنوب	۴۰	گوجرانوالہ - وزیرآباد - حافظ آباد -	۳
۷	راولپنڈی	راولپنڈی	"	۱۶۰	راولپنڈی - گوجرخان - کہوٹا - کوہ مری - پنڈی گھیپ - فتح جنگ	۶
		جہلم	"	۱۰۰	جہلم - پنڈدادنخان - چکوال - تلہ گنگ	۴
		گجرات	"	۷۰	گجرات - کہاریان - پہالیہ -	۳
		شاہپور	"	۱۲۵	شاہپور - خوشاب - بہیرہ	۳
۸	ملتان	ملتان	جنوب و مغرب	۲۰۰	ملتان - شجاع آباد - لودہران - سرائے سدہو - میلسی	۵
		جہنگ	مغرب	۱۱۵	جہنگ - چنیوٹ - شورکوٹ -	۳
		منٹگمری	جنوب و مغرب	۱۰۰	منٹگمری - گوگیرہ - دیپالپور - پاکپٹن	۴
		مظفرگڈہ	"	۲۱۵	مظفرگڈہ - علیپور - سناوان	۳
۹	ڈیرہ جات	ڈیرہ اسمعیل خان	مغرب	۲۱۵	ڈیرہ اسمعیل خان - کلاچی - بہکر - لیہ	۴
		ڈیرہ غازیخان	جنوب و مغرب	۲۲۳	ڈیرہ غازیخان - سنگہڑ - راجنپور - جامپور	۴
		بنون	مغرب	۲۵۰	بنون - لکی - عیسیٰ خیل - میانوالی	۴
۱۰	پشاور	پشاور	شمال و مغرب	۲۵۰	پشاور - ہشت نگر - یوسف زئی - خالصہ کٹک - دوابہ داؤدزئی - عثمان ملک	۶
		کوہاٹ	"	۱۵۰	کوہاٹ - ہنگو -	۲
		ہزارہ	"	۱۰۰	مانسہرہ - ہری پور - ایبٹ آباد	۳

تنبیہہ یہ دوری سیدہی پیمائش سے لی گئی ہین اور راستہ سڑک مین بڑا فرق ہے اگر کسی کو فرق معلوم ہو تو یہی باعث تصور کرے -

حکومت غیر سرکاری یعنی جہان پنجابی راجاؤن یا نوابون کی حکومت ہے

ریاستہای پنجاب تخمیناً ۱۰ لاکھ ۴۰ ہزار میل مربع مین واقع ہے اور کل ریاستین تعداد مین ۳۶ مین لیکن مشہور یہ ہین جنکی تفصیل ذیل مین درج کیجاتی ہے :-

نمبر	نام ریاست	صدر	آمدنی سالانہ	آبادی	نام کمشنری جسکی تعلق ہے۔
۱	پاٹودی	پاٹودی	۸۵ ہزار ۶ سو	۲ لاکھ ۸ سو	دہلی
۲	دوجانہ	دوجانہ	۶۰ ہزار	۲۷ ہزار ۶۰	حصار
۳	لوہارو	لوہارو	۴۶ ہزار	۱۸ ہزار	ایضاً
۴	پٹیالہ	پٹیالہ	۲۴ لاکھ	۱۵ لاکھ ۶۴ ہزار	انبالہ
۵	نابھہ	نابھہ	½۶ لاکھ	۲ لاکھ ۵ ہزار	ایضاً
۶	جیند	جیند	۴ لاکھ	۴ لاکھ	ایضاً
۷	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ	۲ لاکھ ۹۴ ہزار	۷۳ ہزار	ایضاً
۸	کلسیہ	کلسیہ	۱ لاکھ ½ ۱۳ ہزار	۸۲ ہزار	شملہ
۹	سرمور	ناہن	۲ لاکھ	۱ لاکھ	ایضاً
۱۰	بسہر	رامپور	۵۰ ہزار	۹ ہزار	〃
۱۱	نالاگڑہ	مہنڈور	۹۰ ہزار	۷۰ ہزار	〃
۱۲	کیونتھل	کیونتھل	۶۰ ہزار	۵۰ ہزار	〃
۱۳	کہلور	بلاسپور	۱ لاکھ	۶۰ ہزار	〃
۱۴	کپورتھلہ	کپورتھلہ	½۷ لاکھ	۲ لاکھ ½۴ ہزار	جالندھر
۱۵	چنبہ	چنبہ	۱ لاکھ ۱۸ ہزار	۱ لاکھ ۱۰ ہزار	〃
۱۶	منڈی	منڈی	½۷ لاکھ	۱ لاکھ ۴۴ ہزار	〃
۱۷	سوکیت	سوکیت	۶۹ ہزار	۴۰ ہزار	〃
۱۸	فریدکوٹ	فریدکوٹ	۳ لاکھ	۶۰ ہزار	لاہور
۱۹	کشمیر وجموں	جموں	۱ کروڑ	۱۵ لاکھ ۴۲ ہزار	پنجاب سے شمال جہت
۲۰	بہاولپور	بہاولپور	۴۰ لاکھ	۴ لاکھ ۲۷ ہزار	پنجاب کے جنوب مین

تفصیل مضافات کشمیر وجموّن - لداخ - تبت خورد - اسکردو - گلگت - راجوڑی بھمبر - علاوہ اسکے اور بہت سے پہاڑی ملک ہین -

امور متفرق کا بیان

شاہراہ پر بارہ ضلعے ہین دہلی - کرنال - انبالہ - لودہیانہ - جالندہر - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - گجرات - جہلم - راولپنڈی - پشاور -

ستلج پار تین قسمتین ہین - دہلی - حصار - انبالہ

چہاونیاں ملک پنجاب - پنجاب مین ۱۷ چہاونیان ہین تفصیل ذیل ہین :- دہلی انبالہ - جالندہر - فیروزپور - ملتان - میان میر - سیالکوٹ - دہرمسالہ - ایبٹ آباد - راولپنڈی - پشاور - ڈیرہ اسمعیل خان - بنون - ملاکنڈ - ڈلہوزی -

مقامات قابل سیر

دہلی مین لال قلعہ - قطب صاحب کی لاٹ - جامع مسجد - مقبرہ ہمایون - باغ شاہ - پارس ناتھ کا مندر -

لاہور مین ثمن برج - مقبرہ جہانگیر - مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سمادہ - وزیرخان کی مسجد - بادشاہی مسجد - باغ شالامار - عجائب خانہ - چڑیاگھر -

امرتسر مین دربار صاحب بڑی عمدہ جگہ ہے -

ملتان مین روضہ بہاولحق - روضہ شمس تبریز - پہلاد بہگت کا استہان - سورج کنڈ -

قصبہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان مین خانقاہ شاہ سلیمان کی عمدہ جگہ ہے -

ریلوی سٹیشن

دہلی سے لاہور تک

نمبر	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	دہلی	۹	سہارنپور	۱۷	کہنہ	۲۵	بیاس
۲	غازی آباد	۱۰	سرساوا	۱۸	ساہنیوال	۲۶	جنڈیالہ
۳	بیگم آباد	۱۱	جگادہری	۱۹	لودہانہ	۲۷	امرتسر
۴	شہر میرٹھ	۱۲	براڑہ	۲۰	پہلور	۲۸	خاصہ
۵	چھاونی میرٹھ	۱۳	چھاونی انبالہ	۲۱	پھگواڑہ	۲۹	اٹاری
۶	کھتولی	۱۴	شہر انبالہ	۲۲	چھاونی جالندہر	۳۰	جلو
۷	مظفرنگر	۱۵	راجپورہ	۲۳	شہر جالندہر	۳۱	میان میر
۸	دیوبند	۱۶	سرہند	۲۴	کرتارپور	۰	شہر لاہور

لاہور سی ملتان تک

نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	لاہور	۵	چھانگا مانگا	۹	ہڑپہ	۱۳	خانیوال
۲	میان میر	۶	وان رادہا رام	۱۰	چیچا وطنی	۱۴	طبائی پورہ
۳	کانہ کاچھہ	۷	اوکاڑہ	۱۱	چنون	۱۵	ملتان
۴	رائیونڈ	۸	منٹگمرے	۱۲	کچا کھوہ		

لاہور سے پشاور تک

نمبر	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	لاہور	۵	گوجرانوالہ	۹	لالہ موسیٰ	۱۳	گوجرخان
۲	شاہدرہ	۶	گکھڑ	۱۰	کھاریاں	۱۴	راولپنڈی
۳	مریدکے	۷	وزیر آباد	۱۱	نورنگ آباد	۱۵	اٹک
۴	کاموں کے	۸	گجرات	۱۲	جہلم	۱۶	پشاور

ایک شاخ ملتان سی بہاولپور کو گئی ہے اور ایک لائن لالہ موسیٰ سی پنڈدادن خان کو گئی ہے اور ایک
لائن [illegible] دہلی کو گئی ہے اور ایک لائن وزیر آباد سے سیالکوٹ کو گئی ہے

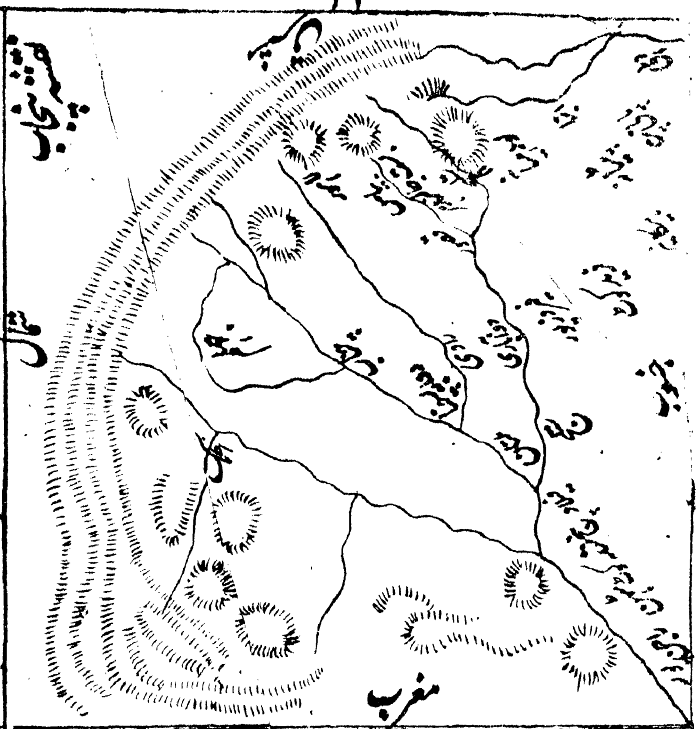

اعلان

علاوہ کتاب ہذا مندرجہ ذیل کتب دوکان منشی گلاب سنگھ تاجر کتب و مالک مطبع مفید عام لاہور سے مل سکتی ہیں۔ مختصر جغرافیہ ہند (۲ر) مختصر جغرافیہ عالم (۴ر) جغرافیہ طبعی بطور سوال و جواب مدخل امتحانات (۲ر) مرأة الاشکال حصہ اول (۳ر) ایضاً حصہ دوم (۵ر) حل برناڈ سمتھ بتشریح (۲ر) گلدستہ حساب مع حل (۴ر) مختصر تاریخ ہند (۲ر) حساب کا میر رسالہ (۶ر) مفتاح الحساب (۱ر) ترجمہ انگلش پرائمر (۵ر) معیار الامتحان (۱۰ر) گلدستہ ترکیب (۶ر) ترجمہ ڈک ریڈر (۵ر) ترجمہ فسٹ جاگرفی (۲ر)

جام جہان نما

حصہ اول

حسب الحکم

جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب وغیرہ

سنہ ۱۸۶۴ع

مطبع سرکاری واقع لاہور میں باہتمام

بابو چیندر ناتھ متر کیوریٹر کے چھپا

جام جہان نما

اگر کبھی انسان کسی عالیشان مکان کے درمیان جا نکلے تو کیا اوسکا دل اس بات کو
نہ چاہیگا کہ اوس مکان کے ایک ایک کمرے اور کوٹھری کو گھوم گھوم کر دیکھے اور
اونمین جو جو چیزین عجیب و غریب اور نادر رکھی ہون سبکو اچھی طرح ملاحظہ کرے ؟
لیکن خیال کرو کہ اگر اوس مکانمین بہت سے کمرے ایسے ہون کہ جنمین اجنبی آدمی
کے جانے کی روک ٹوک رہے یا خود اوسے سیر کرنے والے کو بالکل کمرونمین
جاکر ہر ایک چیز کے دیکھنے کی فرصت نہ ملے اور کوئی آدمی اوس مکان کے سارے
حال سے واقفکار اس سیر کرنے والے کو اون سب کمرونکا حال تفصیلوار بتلا دینا
قبول کرے تو پھر کیا یہہ سیر کرنے والا خوش ہوکر اس بات کو غنیمت نہین سمجھیگا
اور اس کیفیت سے فرحت نہ اوٹھاویگا ؟ پس جب انسان کا دل ایک مکان کے
کمرون کو دیکھکر اسقدر خوش ہوتا ہے تو اب ہم جو اس دنیا کے سب ملک پہاڑ
ندی جھیل اور شہر اور اون ملکونمین جو چیزین پیدا ہوتی ہین اور جو جو باتین ایسی

حیرت خیز اور تعجب انگیز ہین کہ نہ کبھی کانون سے سنین نہ آنکھون دیکھین سارا اونکا بیان اور
وہانکے لوگونکی زبان چال ڈھال اور وضع یہہ وار بتلاویوین تو کیا اوسکے سننے سے طبیعت
کو اینگ اور کلفت دور ہو جاویگی بلکہ ایسا تو کوئی شاذ ہے کوڑہ مغز آدمی ہوگا کہ جسکا
دل ایسی باتین تلاش نہ کرے اور ایسی حکایتین سنکر سنانے والیکا شکر گذار نہ بنے
پس یہان خاص مطلب ہمارا اس تمہید کے اوٹھانے سے یہہ ہے کہ اب ہم اس کتاب
مین کچھہ بیان کرۂ زمین کا کرتے ہین لیکن اوس مکان عالیشان کے کمرونکا حال
سننے سے پہلے سیر کرنے والے کو مکان کے حصون کا نام اور اونکی صورت
جان رکھنا بہت ضرور ہے کہ دروازہ کیا ہوتا ہے اور کھنبہا کسکو کہتے ہین اور دالان
کیا شئے ہے اور کوٹھری کسکا نام ہے کیونکہ جب تک وہ سیر کرنے والا ان چیزون
سے بیخبر رہیگا تب تک اون مکان کے کمرونکا حال کسی کے سمجھانے سے نہ
سمجھہ سکیگا اسواسطے پہلے ہم زمین کے حصون کے نام لکھتے ہین جنکو یاد رکھنے سے
اس کرۂ زمین کا سارا حال خیال مین آجاوے اور اوسکی صورت نظر مین سماجاوے ؛
جاننا چاہئے کہ یہہ کرۂ زمین جو نارنگی سا گول ہے اور بغیر کسی سہارے کے اودہر مین کرۂ زمین بیسہارے کا ہونا
سورج کے گرد گھومتا ہے ٭ دو تہائی سے زیادہ پانی سے ڈھپا ہوا ہے نادانون
کو اس بات کے سننے سے بڑا تعجب ہوگا کہ زمین بغیر کسی سہارے کے اودہر مین کسطرح
رہ سکتی ہے اونکو اس بات پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے کہ جو دوسے کسی چیز کو زمین کا

٭ زمین کا گھومنا موسم کا بدلنا اور دن رات کا گھٹنا بڑھنا یہہ اس کتاب کے آخر مین بیان ہوگا ؛

ٹھہا نہین سکے تو پہر اوس چیز کے سہارے کے لئے بہی کوئی دوسرا سہارا مقرر ماننا ہوگا اور پہر اسیطرح ایک کے لئے دوسرے کا سہارا برابر ٹھہراتے چلے جانا پڑیگا یہانتک کہ آخر تہک کر یہی کہینگے کہ سب سے پچہلے سہارے کا کوئی دوسرا سہارا نہین ہے وہ خدا کی قدرت سے آپہی ادہر مین ٹھہر رہا ہے غرض جب یہی بات ہے تو اتنا بکہیڑا نکے پہلے ہی سے یہہ بات کیون نہ کہہ دیوین کہ جیسے سورج چاند ادہتارے ادہر مین ٹھہر رہے ہین اوسیطرح زمین بہی خدا کی قدرت سے بغیر سہارے ادہر مین ٹھہر رہی ہے اور یہی بات ہندونکی جوتش شاستر مین لکہی ہے انگریزون نے علم اور دوربین وغیرہ حکمت کی چیزون کے زور سے صاف ثابت کر دکہلائی یہہ پہاڑ جو دیکہنے مین بہت بڑے معلوم پڑتے ہین جب زمین کے ڈیل ڈول پر دہیان کرو کہ جسکا گہیرا پچیس ہزار بیس میل کا ہے ٭ تو ایسے نظر پڑینگے جیسے نارنگی کے چہلکے پر کہین کہین روئی یا دانے سے

کرویت کا ثبوت

٭ دو میل کا ایک پکا کوس ہوتا ہے سڑک پر جہان پتہر گڑے ہین وہ میل ہی کے حساب سے گڑے ہین ہمنے اس کتاب مین کوس کا حساب اسواسطے نہین لکہا کہ وہ کسی ضلع مین چہوٹے اور کسی ضلع مین بڑے ہوتے ہین بلکہ پہاڑی لوگ بوجہ پر اور چلنے والے کی طاقت دیکہکر کوسونکا حساب کرتے ہین وہی منزل جو بوجہ والے کو وے دس کوس کے تبلاوینگے خالی آدمی کے لئے پانچ کوس کی کہینگے اور جو کبہی وہ آدمی گہوڑے پر سوار ہوجاوے توپہر وہ اس منزل کو دوہی کوس کی گنین گے ؛

کرتے ہین اگرچہ ہندؤنکی جوتش شاستر مین بہی زمین کو گول ہی بتلایا ہے مگر
اب انگریزی جہازون کے سمندر مین چارون طرف گہوم آنے سے اس بات
مین کچہہ بہی شک باقی نہ رہا کیونکہ جب وہ جہاز بحر یا سمندر مین ایک ہی جانب کو رخ کئے
چلا جاتا ہے چلتے چلتے کچہہ دنون بعد بغیر داہنے بائین مڑے پہر اوسی مقام پر آجاتا
ہے جہانسے چلا تہا تو اس حالت مین زمین کی شکل سواے گول کے اور کسیطرح کی بہی
نہین ٹہہر سکتی اور سچ ہے جو زمین گول نہوتی تو ہمارے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیون
ہندوستان کے سارے شہرونسے کیون نہ دکہلائی دیتین یا اوسکی چوٹیون پر
سے دوربین لگا کر کہ جسّے لاکہون کوس کے تارون کی صورتین دکہلائی دیتی ہین
برسات کے بعد جب آسمان مین گرد و غبار کچہہ بہی نہین رہتا سارا ہندوستان
کیون نہ دیکہہ لیتے بلکہ سمندر کے کنارے کہڑے ہوکر جو کسی آتے ہوئے جہاز کو
دیکہنے لگو تو پہلے اوسکا مستول یعنے اوپر کا حصہ اور پیچہے سے جب جہاز کچہہ نزدیک
آجاویگا تو پتوار یعنے نیچے کا حصہ دکہلائی دیوے گا کیونکہ جب تک جہاز نزدیک نہین
آتا زمین کے گول ہونے کے باعث اوسکے نیچے کا حصہ پانی کی اوٹ مین چہپا

سمندر کی تقسیم

رہتا ہے یہہ پانی جسنے دو تہائی زمین ڈہکی ہوئی ہے بحر یا سمندر کہلاتا ہے
اگرچہ سمندر اس کرۂ زمین پر ایک ہی ہے لیکن جیسے حویلیونکا ٹہکانا ملنے کے لئے
شہر کو محلونمین بانٹ دیتے ہین ویسی ہی سمندر مین ٹاپو اور جہازونکا سہج مین
پتہ لگجانے کے واسطے اوسکے پانچ حصہ کرکے پانچ نام رکہدیئے ہین پہلے

حصے کو جو امریکا کے براعظم سے فرنگستان اور افریقہ کے ملک تک پھیلا ہوا ہے
اٹلانٹک سمندر کہتے ہین دوسرے حصہ کو جو امریکا کے براعظم اور ایشیا کے ملک
کے بیچ مین ہے پاسفک سمندر بولتے ہین تیسرا حصہ جسکی حد افریقہ کے ملک سے
لیکر ہندوستان اور آسٹریلیا کے ٹاپو تک ہے اوسکا نام ہند کا سمندر کہا گیا ہے
اور چوتھے اور پانچوین حصون کو جو قطب شمالی اور جنوبی کے گرد ہین اوترا اور دکہن کا
سمندر پکارتے ہین ان پچھلے دو سمندرونکا پانی سردی کی زیادتی سے جم کر ہمیشہ یخ بنا
رہتا ہے جو قطب کے نزدیک ہے وہ تو کبھی نہین گلتا اور باقی گرمیون کے موسم مین
جہان کہین گلتا ہے تو یخ کے ٹکڑے پہاڑون کی طرح وہان پانی مین تیرنے لگتے
ہین جہازون کو ان سمندر مین بڑا ڈر ہے جو کبھی یخ کے ٹکڑون کے بیچ مین پہنچ جاوین
تو پہر اوس جگہ سے اونکا نکلنا مشکل ہے ہوئیل مچھلی جو سمندر کے سب جانورون سے
بڑی اور قریب ساٹھہ ہاتھہ کے لنبی ہوتی ہے اکثر انہین مین رہتی ہے ان پانچون سمندر
کے جو چھوٹے ٹکڑے دور تک زمین کے اندر آگئے ہین وہ کھاڑی یا بحیرہ یا خلیج
کہلاتی ہین اور خلیجون کے نام اکثر ان شہرون یا ملکون کے نام پر بولی جاتی ہین
جو اونکے نزدیک یا کنارے پر ہوتے ہین بندر وہ مقام ہے جہان جہاز سمندر کی
کول مین آکر لنگر ڈالتے ہین اس کرۂ زمین کا ایک تہائی جو پانی سے باہر خشک یعنے
زمین کے ٹکڑون کے نام — زمین ہے کچھہ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ کئی جگہ ٹکڑا ٹکڑا سمندر کے بیچ بیچ مین نمودار ہو رہا ہے
جیسے صاف نیلے آسمان مین مینہہ برس جانے کے بعد بادل کے ٹکڑے دکھلائی دیتے

ویسے ہی ہین ان زمین کے ٹکڑون مین وہ ٹکڑے بہت بڑے ہین اور اسیواسطے
وے براعظم کہلاتے ہین باقی چہوٹے چہوٹے ٹاپو یا جزیرے کہے جاتے ہین
زمین کے حصے جو دور تک سمندر مین نکل گئے ہین یعنے تین طرف اونکے پانی ہے
اور ایکطرف براعظم سے ملے ہوئے ہین اونکا نام جزیرہ نما ہے اور اوسی جزیرہ نما
کا سرا یعنے اگلا حصہ راس ہے اور پچھلا حصہ جہان وہ براعظم سے ملتا ہے جو تنگ اور چہوٹا ہو
تو گردن زمین کہا جاویگا کیونکہ جیسے گردن سر کو دہڑ سے ملاتی ہے اوسیطرح یہہ
بہی زمین کے چہوٹے حصے کو بڑے حصے سے ملاتا ہے یہہ بہی جاننا ضرور ہے کہ زمین
سب جگہہ برابر ایکسی بنا ڈہال میدان نہین ہے کسی جگہہ بہت اونچی ہو گئی ہے
اونچی زمین کا نام پہاڑ ہے اور جن پہاڑون کے اندر سے آگ نکلتی ہے وہ آتش
یا جوالا مکہی کہلاتے ہین پہاڑون سے جہرنے اور مینہہ کا پانی جو اکہٹا ہو کر میدان
مین بہتا ہوا سمندر کو جاتا ہے اوسے ندی کہتے ہین مگر جو ندی بہت بڑی ہوتی ہے اوسے
دریا بہی پکارتے ہین اور جو بہت ہی چہوٹی ہوتی ہے وہ نالا کہلاتی ہے اور جو ندی سے
کاٹکر کسی دوسری جگہہ پانی لیجاوین تو اوسے نہر بولتے ہین جب کبہی اس مینہہ کے
پانی کو بہنے کی راہ نہین ملتی اور کسی نیچی زمین مین اکٹہا ہو جاتا ہے تو وہی تال اور جہیل
ہے جسطرح پر کوئی باغبان یا زمیندار کسی بڑے باغ یا کہیت کو جدا جدا قسم کے پہول
یا غلے بونے کے لئے تختے چمن اور کیاریون مین حصے کرتا ہے اوسیطرح یہہ زمین بہی
جدا جدا قوم کے آدمی اور جدا جدا بادشاہ راجا اور کاردارون کی بادشاہت راج

اور کارداری کے باعث جدا جدا حصوں مین بٹی ہوئی ہے ملک چھوٹے اور بڑے
سب حصونکو کہہ سکتے ہین مگر ولایت اوسی بڑے حصے کو کہینگے جسمین نرالی قوم بستی ہو
اور جہانکا چلن اور رویہ جداہی برتا جاتا ہو یہہ ولایتین بموجب اپنی لمبان چوڑان کے
صوبون مین اور صوبے ضلعون مین اور ضلع پرگنون مین بٹے رہتے ہین اور پھر ہرایک پرگنہ
مین کئی ایک موضع یعنے گانو بسے ہوتے ہین جو بستی بہت بڑی ہوتی ہے یعنے جسمین
ہزارون آدمی بستے ہین اور پکے سنگین بڑے بڑے مکان بنے ہوتے ہین اوسکو
شہر کہتے ہین شہر سے چھوٹا اور گانو سے بڑا قصبہ کہلاتا ہے ؕ

کرۂ زمین اور نقشہ

اب یہان اس کتاب کے پڑھنے والون کو یہہ بھی سوچنا چاہیئے کہ اگرچہ اوس عالیشان
مکان کے سب کمرونکا حال جسکو سیر کرنے والا آپ نہین دیکھہ سکتا کسی جانکار آدمی سے
سنکر ضرور اوسکے دل کو خوشی حاصل ہوویگی لیکن جو وہ آدمی اوسکو اون کمرونکا نمونہ
یا تصویر بھی دکھلا دیوے تو پھر اوس سیر کرنے والے کو کیسا مزہ ملیگا اور کتنا سرور ہاتھہ
لگیگا غرض اسیطرح جانکار آدمیون نے طالب علم جغرافیہ کے دیکھنے کے واسطے کرۂ زمین
کا نمونہ اور اوسکی تصویر بھی بنادی ہے کرۂ زمین کے نمونہ کو بھی کرہ زمین کہتے ہین
اور ٹھیک کرۂ زمین کے ڈول پر گول بناتے ہین اور تصویر وہ ہے جسکو نقشہ کہتے
ہین مگر اس تصویر مین فرق ہے ہم اوسی ایک مکان کی تصویر کئی طرح سے کھینچ سکتے ہین
جو کسی چھوٹے سے کاغذ پر کھینچین تو اوس مکان کا ڈول تو بیشک معلوم ہوجاویگا
لیکن اوسکے در و دیوار اچھی طرح نہ ظاہر ہوسکینگے اور جو بڑے کاغذ پر بنادین تو در و

دیوار البتہ معلوم ہوجاوینگے مگر بہی اونکی نقاشی بہی خوب نمودار ہووے گی
کہ جب اونکے جدا جدا حصونکی جدا جدا تصویر کہینچی جاوے اسیطرح کرۂ زمین کا نقشہ
بہی جو چہوٹا ہوتا ہے اوسسے صرف اوسکا ڈول اور جو ذرہ بڑا رہتا ہے اوس سے
صرف اتنا کہ کون ملک کسطرف ہے معلوم ہوسکتا ہے لیکن گانو اور شہر اور پہاڑ اور
ندی اور سڑکونکا حال بشرح وار تبہی جانا جاوے گا کہ جب جدا جدا ولایت بلکہ جدا
جدا پرگنون کا جدا جدا نقشہ کہینچا جاوے جاننا چاہیئے کہ کرۂ زمین نارنگی کیطرح گول ہے
اور سمندر اور ٹاپو اوسکے ہر جانب مین پڑے ہین اور تصویر مین ساری چیزونکا ایک ہی جانب
دکہلائی دیتا ہے دونو جانب ہرگز دکہلائی نہین دے سکتے اسواسطے کرۂ زمین کے
نقشے مین اوسکے دونو جانب کی دو تصویرین لکہی ہین جیسے آدمی کے چہرے کی
کوئی تصویر کہینچکر اوسکے سب جانبون کو دکہلانا چاہے تو ضرور اوسکو دو تصویرین
لکہنی پڑینگی ایک مین تو آنکہہ ناک کان اور منہہ وغیرہ نظر پڑینگے اور دوسرے مین
چہرے کی پچہاڑی یعنے گدّی اور سر کے بال نگاہ مین آوینگے لیکن کرۂ زمین کی
تصویر دیکہکر کوئی نہ سمجہے کہ وہ چکّی کے پاٹونکی کیطرح چپٹا ہے وہ تصویر مین
چپٹا اسواسطے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر مین کسی چیز کی بہی بلندی صاف ظاہر نہین
ہوسکتی یہہ بہی بخوبی سمجہہ لینا چاہیئے کہ سہل مین گانو اور شہر وغیرہ کا پتا لگنے کے عرض طول
واسطے اور اس بات کے لیئے جو کسی ولایت کا جدا نقشہ کہچا ہو تو فوراً یہہ جان سکین
کہ وہ ولایت کرۂ زمین کے کس حصہ مین کون کونسی ولایت سے کس کس طرف

کو پڑتی ہے کرہ زمین کے نقشے مین ٹہیک پورب سے پچہم کو ایک خط جسکا نام خط
استوا ہے کہینچکر کرۂ زمین کو برابر دو حصو نمین یعنے شمالی اور جنوبی تقسیم کر دیا + اور
اوس خط استوا کو تین سو ساٹہہ درجو نمین بانٹ کر ہر ایک درجے سے ایک ایک خط شمال
اور جنوب کی طرف کہینچ دیا ہے * اور پہر ان خطون کو بہی تین سو ساٹہہ درجو نمین تقسیم
کر کے ہر ایک درجے مین مشرق سے مغرب کو خط کہینچ دئے ہین عرض
ان خطون سے تمام کرۂ زمین کے نقشہ پر اسطرح کے خانے بن گئے ہین
کہ جیسے چوسر اور شطرنج مین گہر بنے رہتے ہین اور انہین خانے یعنے خطون کی
درجون کی گنتی سے کرۂ زمین کے سب مقامونکا پتہ لگ جاتا ہے اور ایک جگہ کا
دوسری جگہ سے فاصلہ بہی معلوم ہو جاتا ہے ** جو خطوط مشرق سے مغرب
کو کہینچے ہین اونہین عرض اور جو شمال سے جنوب کو اونہین طول کہتے ہین عرض
کا شمار خط استوا سے کرتے ہین اور طول اوس خط سے گنتے ہین جو نقشہ مین

+ کرۂ زمین کا نقشہ دیکھو ؛

* نقشہ چہوٹے ہونے کے باعث ہر درجے سے خط نہ کہینچکر دس دس درجے
کے بعد خط کہینچے ہین ؛

** زمین کے دور کو جو پچیس ہزار میل کسی جگہہ مین لکہہ آئے ہین تین سو ساٹہہ درجو نمین
بانٹنے سے ایک ایک درجہ ساڑہے اونہتر میل کا پڑیگا جب کسی جگہ کا کسی جگہ سے فاصلہ جاننا
منظور ہو فوراً پرکار سے ناپ کر دیکہہ لیوین کہ ان دونون کے بیچ کتنے درجہ کا تفاوت ہے ؛

انگلستان کے درمیان گرینچ شہر پر سے کہینچا گیا ہے جیسے چوسر اور شطرنج
مین خانے کا شمار بولنے سے وہ مقام ذہن مین آجاتا ہے اوسیطرح عرض
وطول کے درجون کی گنتی کہنے سے نقشے مین اوس جگہ کے گانو شہر وغیرہ معلوم
ہوجاتے ہین گنتی درجون کی نقشے مین اونہین درجون پر لکہی رہتی ہے اور
درجے کے ساٹہوین حصے کو دقیقہ اور دقیقے کے ساٹہوین حصے کو ثانیہ کہتے
ہین قطب کرۂ زمین جو خط استوا سے شمال اور جنوب کو ہے ان دو مقامون کا نام
ہے جہان طول کے سارے خطوط اکٹہا ہوکر آپسمین مل جاتے ہین کرۂ زمین کے
نقشے مین سواے خطوط مذکورۂ بالا کے اور بہی چار خطون کے نشان نقطے دیکر مشرق
سے مغرب کو بنے رہتے ہین مطلب اونسے اس بات کا بتلانا ہے کہ ان نقطون
کے پہلے دونو خط جو خط استوا سے ساڑہے تیئس درجے کے تفاوت پر شمال
اور جنوب کیجانب کہچے ہین اونکے درمیان کے ملک مین ہمیشہ سورج کے سامنے
رہنے سے نہایت گرمی ہوتی ہے اسیواسطے وہ ملک گرم سیر کہلاتا ہے
اور باقی نقطون کے دو خط جو دونو قطبون سے ساڑہے تیئس درجے کے فاصلہ
پر دونو طرف کہچے ہوئے ہین اونکے اندر سردسیر ملک ہے کیونکہ اوپر سورج کی
شعاعین ہمیشہ ترچہی پڑتی ہین ان سردسیر اور گرم سیر ملکون کے درمیان معتدل
ملک بسا ہے یعنے جو نہ بہت گرم ہے نہ سرد ہم ابہی اوپر لکہہ آئے ہین کہ جسطرح نقشہ دیکہو
مکانون کی تصویر بنتی ہے اوسیطرح داناؤن نے کرۂ زمین کا نقشہ بہی طیار کیا

نقشونکے نشان

سے ہے مگر مکان وغیرہ کی تصویرون مین تو اوسکی شکلین ہو بہو بنا دیتے ہین یعنے دروازے کے موقع پر دروازے کی صورت اور دیوار کے موقع پر دیوار کی صورت اور کرۂ زمین کے نقشونمین اون نقشونکا پہیلاؤ بہت بڑہ جانے کے خوف سے سڑک ندی پہاڑ جہیل شہر کے موقع پر نیچے لکہے ہوئے نشان لکہدیتے ہین یعنے اونکی پوری صورت نہین بناتے نقشے مین انہین نشانونکو دیکہکر اونکا خیال کرلینا چاہیئے ؛

گانو

شہر

بڑا شہر

قلعہ

ندی

جہیل

پہاڑ

کچی سڑک

پکی سڑک

حدود ممالک 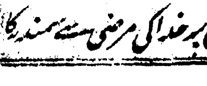

یہہ بہی بات یاد رکہنے کی ہے کہ کسیوقت اس ساری زمین پر خدا کی مرضی سے سمندر کا

پانی چڑھ گیا تھا اور اونچے سے اونچے پہاڑ اوسمین ڈوب گئے تھے اس بات کو
سارے مذہب اور سب ملک کے آدمی مانتے ہین کوئی اوسکا نام طوفان بتلاتا
ہے اور کوئی پرلے کہتا ہے لیکن زمانے مین اوسکی تکرار ہے جدا جدا ملک کے
آدمی جدا جدا زمانہ اوسکے واسطے ٹھیراتے ہین اب تک بھی پہاڑون پر سمندر کی مچھلیون
کی ہڈیان اور سیپ اور سنکھ اور گھونگھی جو ملتی ہین کسی زمانہ مین اس طوفان کے
آنے کی گواہی دینے کے واسطے بہت ہین یہہ بھی کتاب اور پوتھیون کے دیکھنے ابوالبشر
سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی عورت مرد سے ہم سب پیدا ہوئے ہین مسلمان اور انگریز
اوس مرد کو نوح اور ہندو ویوسوت منو کہتے ہین جون جون اولاد بڑھتی گئی آدمی دنیا مین
پھیلتے گئے اور نئے نئے گانو اور نئے نئے شہر بسنے لگے جب لوگ دنیا مین سب اقسام انسان
طرف بس گئے تو موجب ملکون کے گرمی سردی اور پیدایشونکی جدا جدا قومونکی چال
ڈھال اور رویّے ہوگئے جیسے سرد ملک والے ہمیشہ اونی کپڑے اور پوستینونمین
لپٹے رہتے ہین اور گرم ملک والے صرف دھوتی دوپٹہ ہی سے اپنا کام چلاتے
ہین صورتین بھی آب وہوا کی تاثیر سے تبدیل ہوگئین ایشیا کے حصہ غربی اور
فرنگستان کے آدمی سب سے زیادہ خوبصورت اور عاقل ہوتے ہین لیکن جو
ملک اوتر جانب یعنے قطب کے قریب ہے وہان والے ناٹے ہوتے ہین ایشیا
کے حصہ شرقی مین ناک چپٹی گال چوڑے اور آنکھین ترچھی اور چھوٹی اور افریقہ
کے رہنے والونکی ناک پھیلی ہوئی رنگ کالا بال گھونگھر والے اور ہونٹھ موٹے رہتے

ہین اور امریکا کے اصلی باشندونکا رنگ تانبے کا سا سرخ ہے مذہب بہی

اس عرصہ مین کئی طرح کے ہو گئے اور بادشاہ بہی ہر ایک قوم نے دوسرے قومون کے

زور ظلم سے بچنے کے لئے اپنے اپنے جدا بنا لئے غرض ہم ایک ایک ملک کا حال جدا

جدا شرح وار پڑہنے والونکا دل خوش کرنے کے لئے اس کتاب مین لکہتے ہین زمین

کے اون دو بڑے بڑے ٹکڑون سے جو برّاعظم کہلاتے ہین ایک کا نام تو امریکا ہے

برّاعظم کی تقسیم

جسے اکثر نئی دنیا یا نیا برّاعظم بہی کہتے ہین اور دوسرے یعنے پرانے برّاعظم کے تین

حصے تین نام سے پکارے جاتے ہین پورب کا حصہ ایشیا پچہم کا یورپ یا فرنگستان

آبادی

اور دکہن کا افریقہ ان سب مین ٹاپون سمیت انکل سے قریب نوسے کروڑ آدمی بستے

زبان

ہین اور اونکی زبانین انواع و اقسام کی کچہہ کم زیادہ دو ہزار ہونگی ان نوّے کروڑ

مذہب

آدمیون مین سے قریب پچیس کروڑ تو عیسائی مذہب رکہتے ہین اور پینتیس کروڑ بدہ کا

مت مانتے ہین دس کروڑ مسلمان ہین اور دس ہی کروڑ کے لگ بہگ ہندو ہونگے

باقی دس کروڑ مین دنیا کے اور سب مذہب کے آدمی بستے ہین

ایشیا

باعث سنسکرت نام نہونے کا

یہہ نام یونانی ہے سنسکرت نام ہم لوگون کو زمین کے ان حصون اور ملک اور

ندی اور پہاڑون کے نہین ملتے اسیواسطے ناچار انگریزی اور فارسی کام مین

لاتے پڑتے ہین پلکش شلمنک کش کرونچ شاک پشکر لے ٹاپو اور وہی دودہہ

شہد شراب اور ایکہہ کے رس کے سمندر اور سونے چاندی کے پہاڑ جو سنسکرت

پستکون مین لکہے بہی ہین تو اب اونکا کہین پتہ نہین لگتا نہ معلوم ان لکہنے والون
نے کیا سمجہہ کے ایسا لکہا تہا پنڈت لوگ کہتے ہین کہ بات تو پستکونمین سب سچ
لکہی ہے لیکن اب اونکے ٹہیک معنی کا سمجہانے والا نہین ملتا جو کچہہ ہو لیکن ہم تو وہی
لکہتے ہین جو جب جسکا دل چاہے اپنی آنکہون سے دیکہہ لیوے جسطرح کہیت اور
گانو کا سرحد ہوا ہے اوسیطرح بڑے ملکون کی بہی حد ہوتی ہے اس ایشیا
کی حد اوتر طرف اوتر سمندر اور دکہن طرف ہند کا سمندر اور پورب طرف پاسفک
سمندر اور پچہم طرف ریڈ سی نامی سمندر کی کہاڑی جسے بحیرۂ احمر بہی کہتے ہین اور
سویز کا گردن زمین افریقہ سے اور میڈیٹرینین اور بلاک سی نام سمندر کی کہاڑیان
جنہین بحر روم اور بحیرۂ اسود بہی کہتے ہین اور ڈن اور ؤنگا ندی اور یورل پہا
یورپ سے اوسے جدا کرتے ہین اور ۲ سے لیکر ۷۷ درجے عرض شمالی تک عرض و طول
اور ۲۶ درجے طول شرقی سے لیکر ۱۷۰ درجے طول غربی تک پہیلا ہوا ہے اسکی
لمبان پورب سے پچہم کو زیادہ سے زیادہ قریب ساڑہے سات ہزار میل کے لمبان چوڑان
اور چوڑان اوتر سے دکہن کو قریب پانچہزار میل کے اور وسعت یعنے زمین اوسکی وسعت
ایک کروڑ ستر لاکہہ میل مربع ہے * آدمی اوسمین تخمیناً سوا چون کروڑ

* مربع اوسے کہتے ہین جسکے چارون طرف برابر ہون یعنے جتنا چوڑا ہو اوتنا ہی لمبا اسلئے
جب ہم کسی ملک کی وسعت مربع میلونمین تبلاوین تو سمجہہ لو کہ جتنے مربع میل ہمنے لکہے اوتنے
ہی ٹکڑے ایک ایک میل کے لنبے اور ایک ایک میل کے چوڑے اوس ملک کے ہو سکتے

ابادی

بستے ہین آبادی اوسکی اس حساب سے فی میل مربع اکتیس آدمی کی پڑتی ہے

زبان

١٤٣

* اور ایک سو تینتالیس سے زیادہ زبانین بولی جاتی ہین زمین کے اس حصے

مین ایسے سرد ملکون سے لیکر جہان سمندر بہی جم جاتا ہے اتنی گرم ولایت تک بستے

ہین جیسے کوئی کپڑا سولہ گرہ لمبا اور چار گرہ چوڑا ہو تو ہم اوس کپڑے کی وسعت چونسٹھ گرہ مربع
بتلا وینگے اور پہر جو ہم اوس کپڑے سے گرہ گرہ بہر لمبے اور گرہ گرہ بہر چوڑے ٹکڑے کاٹنے لگو تو چونسٹھ
ہی ٹکڑے کاٹے جا وینگے ملک کی زمین اور وسعت کی تعداد جاننے کیواسطے یہہ حساب بہت اچہا ہے نہین تو
ایک ایک جگہ کی لمبان اور چوڑان بتلا دینے سے اونکی وسعت کا اندازہ کبہی ذہن مین ٹہیک نہ آسکیگا کیونکہ ملک
کسی جگہ کم لمبے چوڑے رہتے ہین اور کسی جگہ زیادہ کچہہ کتاب کے ورق کیطرح سب طرف سے برابر نہین ہوتے
غرض جسطرح گانوکو بیگہے سے ناپتے ہین اوسیطرح ملکونکو مربع میلونسے ناپتے ہین اسّی ہاتہہ لمبا

٣٥٢٠

اور اسّی ہاتہہ چوڑا بنگالی بیگہہ ہوتا ہے ایک میل لمبا اور ایک ہی میل چوڑا یعنے تین ہزار پانچسو بیس

٣٥٢٠

ہاتہہ لمبا اور تین ہزار پانچسو بیس ہاتہہ چوڑا ایک مربع میل ہوتا ہے *

* یہہ پڑتا پہیلانے یعنے اوسط نکالنے کی ترکیب ملک کی آبادی جاننے کے لئے بہت اچہی ہے
دیکہو مرزاپور کے ضلع مین ١٨٤٨ع کے درمیان خانہ شماری کیوقت ٨٣١٣٨٨ آدمی گنے تہے اور بنارس کے ضلع مین
کل ٧٤١٤٢٦ اب نادان لوگ اس بات کے سننے سے یہی سمجہینگے کہ مرزاپور بنارس سے
زیادہ آباد ہے لیکن دانا لوگ دونو ضلعون کی وسعت دیکہہ فی میل مربع پڑتا پہیلا لیتے ہین اور
اس حکمت سے سہل مین جان لیتے ہین کہ بنارس مرزاپور سے کچہہ کم چوگونہ زیادہ آباد ہے کیونکہ
مرزاپور کی وسعت پانچہزار دوسو چوراسی میل مربع ہے اور بنارس کی کل دو ہزار پچانوے ۲

گرمی ہین کہ جسمین آدمی دہوپ کی تیزی سے کالے ہوجاتے ہین مسلمانونکا مذہب بہت
دور دور تک پہیلا ہے مگر گنتی مین بدہ کے ماننے والے زیادہ ہین ہندوستان
مذہب والے بیدک یعنے بید کا دہرم رکہتے ہین اور عیسی کا دین ابتک اس حصۂ زمین
تعریف مین زیادہ نہین چلا ایشیا کا ملک اگلی تواریخون مین بڑا مشہور ہے کیونکہ پہلا
آدمی جسنے ہم لوگ پیدا ہوئے اسی حصۂ زمین مین پیدا ہوا تہا اور زمین کے اسی
حصے سے ساری باتین عقل و تمیز اور راحت و آرام کی نکلنی شروع ہوئین پہلی ہی
پہل زمین کے اسی حصے مین زبردست اور نامی بادشاہ ہوئے اور سب سے
اول زمین کے اسی حصے مین دولت اور علم کا قدم آیا سوا اسکے جیسے ندی
پہاڑ جنگل اور میدان زمین کے اس حصے مین پڑے ہین اور جیسے پہل پہول دوا

۲۰ میل مربع پڑتا پہیلانے سے مرنا پور مین فی میل مربع ایکسو اٹہاون آدمی پڑتے
ہین اور بنارس مین سات سو ہتالیس آدمی یہہ وہی حساب ہے کہ جیسے ایک کے کہیت
مین چار من گیہون پیدا ہوئے اور دوسرے کے کہیت مین دس من مگر جب معلوم ہوا
کہ دس من والے کہیت مین بیس بیگہے زمین ہے اور چار من والے
مین دو ہی بیگہے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چار من والے کے زمین زیادہ
اوپجاؤ ہے کیونکہ اوسکو فی بیگہ دو من گیہون
پڑے اور دس من والے کو فی بیگہ
کل آدہ من یعنے بیس سیر

خلقت جواہرات چرندے پرندے درندے وغیرہ اسمین پیدا ہوتے مین ایسے
تقسیم ہرگز دوسرے حصونمین نہین ملینگے ایشیا مین نیچے لکھی ہوئی ولایتین بسی ہین
اول ہندوستان اوسکے پورب برہما اوسکے دکھن سیام اوسکے دکھن ملاکا
سیام کے پورب کوچین برہما کے پورب اوتر چین اوسکے اوتر ایشیای روس
چین سکے پورب جاپان سکے ٹاپو ہندوستان سکے پچھم افغانستان اوسکے
پچھم ایران چین سکے پچھم توران ایران سکے پچھم عرب اوسکے اوتر ایشیای روم
بادشاہت بادشاہت ان سب ولایتونمین خودمختار ہین اکثر ایسے ہی چلے آئے ہین یعنے بادشاہ
جو چاہے سو کرے کوئی اوسکو روک نہین سکتا بادشاہ کے جو کچھہ موہنہ سے
نکلا وہی آئین ہے ملک چاہے برباد ہو جاہے آباد رعیت کا مقدور نہین کہ اوسکا
حکم ٹال سکے اس ڈہب کی سلطنت مین جب بادشاہ خداترس اور منصف مزاج
ہوتا ہے تب تو رعیت کو سکھہ چین ملتا ہے نہین تو وہی لوٹ مار اور بے انتظامی
مچی رہتی ہے کہ جسمین تیمور اور نادر ایسے بادشاہون سے ایک ایک دن مین
لاکھہ لاکھہ آدمی مرد عورت اور بچے بیگناہ کٹوا ڈالے صرف ایک ہندوستان
کے درمیان ہم لوگونکی خوش نصیبی سے کچھہ کم زیادہ پچاس برسکا عرصہ گذرا ہوگا
آئینی بندوبست ہوگیا ہے یعنے بادشاہ کا مقدور نہین کہ آئین کے برخلاف
کچھہ بھی کام کرسکے آئین بادشاہ اور رعیت دونو کی راے متفق ہونے سے بنتا ہے
جبتک رعیت راضی نہو بادشاہ اپنی طرف سے کوئی بھی آئین جاری نہین کرسکتا

اور رعیت کا ہیکو ایسے کسی آئین پہ راضی ہوگی کہ جسمین اوسکا نقصان ہے پس
اس بندوبست سے بادشاہ چاہے اچھا ہو چاہے برا انتظام مین خلل نہین
پڑتا اور ملک کی دن پر دن ترقی ہوتی جاتی ہے مفصل بیان اس آئین اور پارلیمنٹ
کا یعنے جہان آئین بنتا ہے ممالک فرنگستان کے درمیان ولایت انگلستان کے
ساتہہ ہوگا کیونکہ اب ہندوستان اوسی بادشاہ کے تابع ہے ہم لوگونکو اتنی
عقل نہونے کے باعث کہ اپنے ملک کے لئے آپ آئین بنادین وہان والے
اپنی طرف سے کئی بڑے لایق اور ہوشیار صاحبونکو چن کر کونسل کے نام سے
مقرر کرتے رہتے ہین کہ جسمین وے متفق الرای ہو کر رعیت کے مفید
مطلب آئین بنادین اس کونسل کا بیان ہندوستان کے ساتہہ ہوگا ؛

ہندوستان

عرض وطول
یہہ ملک ایشیا کے دکہن جانب مین ۸ درجے سے ۳۵ درجے عرض شمالی
وجہ تسمیہ
تک اور ۶۷ درجے سے ۹۲ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے ہند
اور ہندوستان اس ملک کا نام مسلمانون نے رکھا اور انڈیا انگریز لوگ
پکارتے ہین جڑ ان دونو نام کی سندہ ندی معلوم پڑتی ہے کیونکہ انگریز
لوگ تو اب بہی اوس ندی کو انڈس کہتے ہین سنسکرت والون نے اوسکا
نام بہارت برش اسلئے رکہا کہ اونکی مت بموجب کسی زمانہ مین راجہ بہرت

حدود اربع تو بیان اکبر نے راج کیا تھا حد اس ملک کی جدا جدا زمانے مین جدا جدا طور پر رہی
ہے کبھی لوگون نے برہما سیام ملاکا اور کوچین کو بھی اسی مین گنا اور کبھی
کابل قندہار اور تبت کو اسمین ملایا مگر ہم یہان وہی حد لکھتے ہین جو اب اس زمانہ
مین برتی جاتی ہے اور انگریزی نقشونمین لکھی رہتی ہے اور اسی حد کے اندر جو ملک
ہے اوسکو ہندوستان کہنا چاہیئے کیونکہ برہما اور کابل وغیرہ کے باشندے
اپنا چلن مذہب اور بادشاہت ان دنون ہم لوگونسے ایسا جدا رکھتے ہین
کہ اب اونکو ایک جدا ہی ولایت کہنا مناسب ہے غرض یہہ ہندوستان جو
پان کی طرح کچھہ مثلث سا اور نوک اوسکی دکھن کو نکلی ہوئی نقشے مین دکھلائی
دیتے ہے دکھن طرف سمندر سے گھرا ہے اور اوتر طرف اوسکے ہمالے کا پہاڑ پڑا
ہے پچھم طرف سندھ پار جسے اٹک کا دریا بھی کہتے ہین کوہ سلیمان ہے
اور پورب طرف اوسکے منی پور کے جنگل پہاڑون سے پرے برہما کا ملک ہے
لمبان چوڑان اسکی لمبان راس کماری سے جو دکھن مین سیت بندھ رامیشور کے بھی آگے
ہے کشمیر تک قریب ۱۸۰۰ میل کے ہوگی اور چوڑان راس منز سے جو
کرانچی بندر سے بھی بڑہکر پچھم مین ہے اور جسے وہان والے راس سرتی بھی کہتے
وسعت ہین برہما کی حد تک قریب سولہ سو میل کے ہے اور وسعت اسکی کچھہ کم زیادہ
آبادی بارہ لاکھہ میل مربع بتلاتے ہین اور آدمی اسمین تخمیناً چودہ کروڑ بستے ہین
اوسط انکا ملنے سے فی میل مربع کچھہ اوپر ایک سو سولہ آدمی پڑینگے

تعریف

ہم ابہی اوپر اس کتاب مین کسی جگہ ایشیا کی خوبیان لکہہ آئے ہین مگر یہان بتانا
چاہیئے کہ ایشیا مین بہی یہہ ملک سب سے زیادہ مشہور تہا یہہ ملک کسی زمانہ
مین علم و دولت کے لئے سبکا سرتاج تہا ساری دنیا کے آدمی اس ملک
کے دیکہنے کی آرزو رکہتے تہے اور جو تاجر بیپاری یہانتک آتے تہے تمام
عمر کی روٹیونسے فارغ ہو جاتے تہے یہانکے راجاؤن سے سارے جہان کے
بادشاہ دبتے تہے اور انکا وے لوگ سب طرحسے دل سے کہتے تہے دیکہو
ان فرنگستان والون نے جواب علم و دانائی مین اپنا ثانی نہین رکہتے پہلے
ہی پہل رومیون سے پڑہنے لکہنے کی سدہ بدہ پائی تہی رومی یونانیون کے شاگرد
تہے اور یونان اور مصر والے ہندوستان مین آکر یہانکے پنڈتونسے تحصیل علم
کر گئے تہے صرف سندہ ندی کے کنارے پر دو چار ضلعے اس ملک کے جو
کچہہ دن ایران کے بڑے بادشاہ دارا شاہ کے قبضے مین رہے تو کہتے ہین
کہ جتنی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانہ مین آتی تہی اوسکی ایک
تہائی صرف ان ضلعون سے اوٹہتی تہی بلکہ ایران والے اوسے باج مین
چاندی دیتے تہے اور ان ضلعون کے زمیندار سونا پہنچاتے تہے اس ٹوٹے
حال مین بہی ١٧٣٩ سنہ عیسوی کے درمیان نادر شاہ یہانسے ستر کروڑ
کا مال لیگیا کہ جسمین صرف ایک تخت طاؤس بادشاہ کے بیٹہنے کا سات کروڑ
سے زیادہ کا تہا جبتک راہ نہ معلوم تہی تو فرنگستان والے سمندر سے

اس ملک مین جہاز لانے کیواسطے کیسے مضطرب اور متردد تہے کتنے جہاز
اونکے اس راہ کی تلاش مین مارے گئے اور کتنے آدمی اسی آرزو مین سمندر
کی مچھلیون کے لقمے ہوئے سکندر ایسا بادشاہ اس ملک لینے کی ہوس مین
مرا بابل کے فرمانروا سنیمرکس اور ایران کے مالک نوشیروان سے بادشاہونکو
اس ملک کے راجاؤن کے لئے اپنی بیٹیان دینی پڑین سلیوکس کی بیٹی مہاراج
چندر گپت کو آئی تہی اور نوشیروان کی بیٹی اودے پور کے رانا نے بیاہی تہی
غرض اس ملک کی آرزو سب ملک کے آدمی رکہتے تہے اور چارون طرف سے
دوڑ دوڑ کر یہان آتے تہے اور یہان والے اور سب ملکو نکو ناچیز اور بی حقیقت سا
سمجھکر کبھی باہر نہ جاتے اور ہمیشہ اپنے ہی مقام مین قایم بنے رہتے کون ایسی
چیز تہی جو اس ملک مین نہوا اور یہہ اوسکی تلاش کے لئے باہر جاوین خالق پروردگار
کی مہربانی سے انکو اسی جگہ سب کچھہ موجود تہا ؛

پہاڑ اس ملک مین کم ہین اور میدان بہت اور ان میدانون مین ندیان اس
کثرت سے بہتی ہین کہ سارا ملک گویا باغ کیطرح شاداب ہو رہا ہے ہمالے
پہاڑ جو اس ملک کے اوتر حد ہے دنیا کے سب پہاڑون سے اونچا ہے
پورب مین اوس مقام سے جہان برہم پوتر پچہم مین اوس مقام تک جہان سندہ
ندی اسے کاٹ کر تبت سے ہندوستان مین آتی ہے اس پہاڑ کی لمبان
قریب دو ہزار میل کے

ہووینگی ÷ اور چوڑان تخمیناً کچھہ کم چار سو میل ہماچل اور ہماوری بہی اوسیکا نام ہے ہم سنسکرت مین برف کو کہتے ہین اس پہاڑ کی چوٹیان ہمیشہ بارہون مہینے برف سے ڈہکی رہتی ہین جو کبہی کہین سے کچھہ برف ہٹ جاتی یا گر پڑتی ہے تو سینکڑون ہاتہہ اوسکے نیچے صرف برف کے کرارے دکہلائی دینے لگتے ہین جو کوئی آدمی ہندوستان کے میدان سے اس کوہستان مین جاوے تو پہلے اوسے چہوٹے چہوٹے پہاڑون پر چڑہنا اوترنا پڑتا ہے جون جون وہ اوترکو ان پہاڑونمین بڑہتا جاتا ہے پہاڑون کی بلندیہی بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ جاتے جاتے دس بارہ یا بیس دنمین وہ اون پہاڑونکی جڑ مین پہونچتا ہے کہ جنکی چوٹیان ہمیشہ برف سے ڈہکی رہتی ہین آن پہاڑونپر آدمی تو کیا پرندے بہی پر نہین مار سکتے بلکہ بادل بہی مثل زنار اونکی کمر سے لٹکتے رہ جاتے ہین چوٹی تک ہرگز نہین چڑہ سکتے مثلاً سے پہاڑ پر جو شملہ سے تین منزل آگے دس ہزار فٹ سمندر کے سطح سے اونچا ہے * کسی روز

÷ اس پہاڑ کا طول اتنا ہی مت سمجہنا جتنا یہان لکہا ہے یہان اتنا ہی لکہنا مناسب ہے جتنا ہندوستان کے ساتہہ ملا ہے اور ہماسلے کے نام سے پکارا جاتا ہے باقی حال دوسرے ولایتونمین لکہا جاویگا یہہ پہاڑ سمندر تک چلا گیا ہے ÷

* پہاڑ کی بلندی سمندر کے سطح سے اسواسطے لکہتے ہین کہ زمین کہین اونچی ہے کہین نیچے حساب سب جگہ سے ٹہیک نہین بیٹہتا اور سمندر کے سطح سب مقام مین برابر ہے اکثر نادان آدمی

جب آسمان صاف ہو جڑہ سکے ان برفی پہاڑونکی کیفیت دیکھنے چاہیے پورب
پچھم اور دکہن کو جہانتک نگاہ جاتی ہے سو سو دو دو سو میل تک پہاڑ ہی پہاڑ
سوا سو ١٢٥ ہاتہہ تک اونچی اور بیس بیس ہاتہہ تک جڑ مین موٹے درختوں سے
جنگلونسے گویا ہرے کپڑے پہنے ہوئے جنمین ندیونکا پانی جو جگہ جگہ پر اونکی چوٹیوں
سورج کی شعاعون سے چمکتا ہے گویا کنارے گوٹا لگا ہے سمندر کی لہرون کیطرح
اونچے نیچے دکہلائی دیتے ہین اور اونکیطرف گہوڑے کے نعل یا ہلال کی صورت

پہاڑونکی بلندی چڑہائی کے حساب سے بتلاتے ہین مگر یاد رکہو کہ اس ڈہب سے ہرگز اونکی
بلندی کا ٹہیک اندازہ نہین ہوسکتا کیونکہ کسی پہاڑ مین ڈہال تہوڑی رہتی ہے اور کسی
مین بہت اسلیئے ہمنے سب جگہ پہاڑونکی کہڑی بلندی کا حساب لکہا ہے جیسے دیکہو کسولی
کے پہاڑ کو کالکا سے سڑک کی راہ چہہ کوس کی چڑہائی لگتی ہے مگر جو سڑک چہوڑ کر کوئی
آدمی دوسری طرفسے اوپر سیدہا جاسکے تو اوسے تخمیناً دو کوس سے زیادہ نہ چڑہنا
پڑیگا اور حساب سے اوسکی کہڑی بلندی سمندر کے سطح سے کل کچہہ اوپر چار ہزار ہاتہہ یا
چہہ ہزار فٹ ہے یعنے جو کسولی کی چوٹی پر کوئی کنوا کہودنا چاہے تو جب چار ہزار ہاتہہ گہرا کہد جائیگا
تب اوسکی تہاہ سمندر کے سطح سے برابر گنی جاویگی یا کسولی کے برابر اونچا کوئی مینار
سمندر کے ٹہیک کنارے پر بنانا چاہو تو چار ہزار ہاتہہ اونچا بنانا پڑیگا تین فٹ کا ایک گز
ہوتا ہے اور ایک گز مین دو
ہاتہہ ہوتے ہین ؛

کوئی دو سو کوس کے پلّے تک بڑی پہاڑ نظر پڑتے ہین ایسے اونچے کہ گویا
قادر مطلق اور خالق برحق نے آسمان کے سہارے کے لئے یہی کھمبے رچے
دہوپ کی تیزی سے ایسے چمکتے ہین کہ گویا زمین کے ہاتھہ مین یہہ ایک مجلا اور
مصفا چاندی کا کنگن پڑا ہے اور پہر جو اپنے پیرون کے نیچے نگاہ کرو تو باغ کی کیاریون
کیطرح سینکڑون رنگ کے پہول پہول رہے ہین بلکہ باغون مین وہ پہول کہان پائے
پہاڑون کے پانی کے گرنے کا شور اور ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا کی جہکور یہہ کیفیت دیکہی
ہے بن آوے لکہکر کوئی کہانتک بتاوے جو لوگ ان پہاڑون کے پار ہوکر
ہندوستان سے تبت کو جانا چاہتے ہین وے اون ندیون کے کنارے کنارے
جو ان پہاڑون کو کاٹ کر تبت سے ہندوستان مین آئے ہین پہاڑونکی جڑہی
جڑ مین چلکر یا اون گہاٹیون پر جو کسی کسی جگہ مین ایسی اونچی نہین ہین جن پر جان نہ پہنچ سکے
چڑہ کر پار ہو جاتے ہین چوٹیون پر ان پہاڑونکی ہرگز کبہی کوئی نہین جا سکتا سب سے
اونچی چوٹی اوسکی دہولگر جہان سے گنڈک ندی نکلتی ہے سمندر کے سطح سے
کچھہ اوپر اٹہائیس [۲۸] ہزار فٹ اونچی ہے جمنوتری کا پہاڑ جسکے نیچے سے جمنا نکلی ہے
قریب چہبیس [۲۶] ہزار فٹ کے اوپر پرگل پہاڑ جو تبتی اور ستلج ندی کے بیچ مین ہے
قریب تئیس [۲۳] ہزار فٹ کے اونچا ہے نیتی گہاٹی جسے لیتی بہی کہتے ہین بدری ناتہہ
سے گوشہ شمال و مشرق مین دہولی ندی کے کنارے کچھہ اوپر سولہ ہزار فٹ
سمندر کے سطح سے بلند ہے کماؤن گڈہوال والے اس گہاٹی سے

ہمالے پار ہو کر تبت اور چین کو جاتے ہین سلسلہ اس ہمالے پہاڑ کا سندہ سے
لیکر برہم پوتر تک چلا گیا ہے مگر اوسکے جدا جدا ٹکڑے اور جدا جدا چوٹیان جدا جدا
نام سے پکارے جاتے ہین جیسا ابہی اوپر شملا بنو دہول گر جمنوتری پرگل
وغیرہ لکہہ آئے ان پہاڑونمین قریب تیرہ ہزار فٹ کے بلندی تک تو جنگل ہی ہوتا
ہے اور آدمی بہی بستے اور کہیتی باڑی کرتے ہین پہر تیرہ ہزار فٹ سے اوپر برف
ہی برف رہتی ہے جو پہاڑ تیرہ ہزار فٹ سے کم اور سات ہزار سے زیادہ اونچے
ہین اونپر صرف جاڑون کے دنونمین تہوڑی بہت برف گر جاتی ہے عجب قدرت
ہے اوس قادر ذوالجلال کی جون جون اوپر چڑہتے جاؤ درخت جہاڑی پہول پہل
اور کہیتونکی صورت بدلتی جاتی ہے کہان تو ابہی اونکی جڑ مین گرم ملک کے درخت
آم املی وغیرہ دیکہے تہے اور کہان تہوڑی ہی دور چڑہ کر سرد ملک کی پیدائشین
بان بر اس چیل کیلو دیودار وغیرہ دکہلائی دینے لگے یہانتک کہ پہر برف کی حد کے
پاس سوا ے بہوج پتر کے اور کچہہ بہی نہین اوگتا ایک ہی نگاہ مین گرمی سردی
برسات تینون موسم نظر پڑ جاتے ہین نیچے گرمی اور گرمی کی کہیتیان جو پہاڑی
لوگ زینون کیطرح پہاڑونپر درجہ بدرجہ بوتے چلے جاتے ہین اور جہرنو نکے پانی
سے خود بخود سینچا کرتے ہین دریانمین جو بادل گہر آئے تو برسات اور گرجنا تڑپنا
اور اوپر پہر جاڑا او برف ہے دس کوس کے تفاوت مین تینون موسم کی چیز پیدا ہو سکتی
ہین چنانچہ ڈاکٹر ہو کر صاحب پرگل پہاڑ پر بیس ہزار فٹ تک اونچے چڑہے تہے اسنے

زیادہ اونچان پہاڑون پر کسی آدمی کا جانا اب تک سننے مین نہین آیا پندرہ ہزار
فٹ سے آگے بڑہنے پر سانس رکنے اور سر اور چہاتی مین درد ہونے
لگتا ہے شملا منصوری وغیرہ مقامونمین جہان سرکار نے پتہر کاٹ کر سڑکین
نکال دی ہین وہان چڑہاؤ اوتار تو ضرور رہتا ہے مگر لوگ سب بے کہٹکے گہوڑے دوڑائے
چلے جاتے ہین باقی اور سب جگہ جہان سڑکین نہین بنی ہین رستا ان پہاڑونمین
بہت بکٹ ہے کہین دیوار کیطرح کہڑے پہاڑونمین اونکی دراڑونکی درمیان
میخین گاڑکر اور اون میخون پر لکڑیان رکہکر اون لکڑیون کے سہارے سے
چلتے ہین اور کہین گہاس کی جڑ پکڑ پکڑکر بندرون کیطرح ہاتہہ کے بل ان پہاڑون
پر چڑہتے ہین جو پیر کے تلے نگاہ جاوے تو کئی سو ہاتہہ نیچے ندیا کا پانی اس
زور کے ساتہہ پتہرونسے ٹکرا رہا ہے کہ جسے دیکہکر سر گہومے اور جو سر
پر نظر اوٹہاوین تو وہ پہار دیوار سا اتنا اونچا دکہلائی دیوے کہ جسے دیکہہ کے آنکہہ
ترمرا جاوے ایسی بکٹ راہونکا حال بہی سننے سے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین
چلنے والونکا تو جی ہی جانتا ہوگا ہمالے کے سوا سے اس ملک مین اور بہی جو
سب پہاڑ بیان کے لایق ہین اونمین سے بندہیاچل اس ملک کے بیچون بیچ مین
پڑا ہے کہمبہات کی کہاڑی سے نرمدا ندی کے اوتر اوتر ضلع بہاگلپور مین گنگا
کے کنارے تک چلا آیا ہے مگر بلندی اوسکی تخمیناً دو ڈہائی ہزار فٹ سے
زیادہ کہین نہین سہیادری بندہیہ کے پچہم سرے سے لیکر سمندر کے کنارے

سے نزدیک ہی نزدیک راس کماری تک چلا گیا ہے انگریز لوگ اسے پچہم گہاٹ کہتے ہین ملیاگر اسی کے جنوبی حصہ کا نام ہے سہیادری کے سامہنے خلیج بنگالی کے نزدیک کاویری سے بندہیہ کے پورب سرے تک پہاڑونکا جو ایک چہوٹا سا سلسلہ گیا ہے اوسے پورب گہاٹ کہتے ہین ان پچہم اور پورب گہاٹونکے درمیان مین دکہن طرف جو پہاڑ ہے اوسکا نام نیل گر ہے اگرچہ ان پہاڑونمین پانی اور جنگل کی کثرت سے بڑے بڑے دلچسپ اور پرفضا مقام ہین مگر چوٹیان اونکی پانچ چہہ ہزار فٹ سے زیادہ اونچی کوئی نہین صرف ایک موٹر چورقی بیتا نیل گر مین کچہہ اوپر آٹہہ ہزار فٹ اونچا ہے ؛

اب اون ندی اور دریاؤنکا بیان سنو جو ان پہاڑون سے نکلتے ہین نامی اونمین گنگا جمنا سرجو گنڈک سون کوسی تشتہا چنبل سندہ جہیلم چناب راوی بیاسا ستلج برہم پوتر نربدا تاپی مہاندی گوداوری کرشنا اور کاویری ہین گنگا اس ملک کا مشہور دریا ہے جسے سنسکرت مین بہاگی رتہی جاہنوی وغیرہ بہتیرے نامونسے پکارتے ہین ہمالے سے نکلکر پندرہ سو میل بہنے کے بعد کتنے ہی دہانونسے خلیج بنگالے مین گرتی ہے جس مقام پر سے یہہ نکلی ہے اوسے گنگوتری اور گومکہہ بہی کہتے ہین وہان کوئی تین سو فٹ اونچا ایک برف کا ڈہیر ہے اوسی کے نیچے ایک موکہے سے اس گنگا کی دہارا کچہہ کم زیادہ اٹہارہ ہاتہہ چوڑی اور تمین ہاتہہ یا دو ہاتہہ گہری نکلتی

ہے کہ جو یہہ اور ندیونکا پانی لیکر پانچ کوس کے پاٹ سے سمندر مین ملتی ہے
گنگا کا منبع یعنے نکلنے کا مکان گنگوتری سمندر کے سطح سے کچھہ کم چودہ ہزار فٹ
اونچا ہے جسجگہہ جاتریون کے درشن کے لئے مندر بنا ہے وہانسے یہہ مقام
گیارہ میل آگے ہے ہردوار سے جو سمندر کے سطح سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے
یہہ ندی پہاڑونکو چھوڑکر میدان مین بہتی ہے راج محل سے کچھہ دور آگے بڑہ کر
اس گنگا کی کئی دہارا ہو گئین مگر جو کلکتے کے نیچے ہوکر بہا کہی رتہی اور ہگلی کے نام
سے ساگر کے ٹاپو کے پاس سمندر سے ملتی ہے ہندو اوسیکو اصلی گنگا سمجھتے
ہین اور جہان اسکا سمندر سے اتصال ہوا ہے وہان بڑا تیرتہہ مانتے ہین
وہان کپل منی کا ایک مندر بنا ہے اور جو دہارا سب سے بڑی پورب مین
برہم پوتر کے ساتھہ ملکر دکہن شہباز پور نام ٹاپو کے سامہنے سمندر مین
گرتی ہے اوسے پدما پدماوتی اور پدا بہی کہتے ہین اور اوسکا مہاتم اصلی گنگا
کے برابر نہین ہے اس ننو کوس کے تفاوت مین جو ان دونو دہارا کے بیچ
پڑا ہے گنگا کے اور سب سینکڑون دہارا سمندر سے ملتی ہین پانی کی کثرت سے
اس جگہ بڑا دلدل ہے اور نہایت گنجان جنگل رہتا ہے اسی جنگل کا نام سندربن
ہے درختونکی شاخون پر کلولین کرتے ہوئے بندر لنگور اور رنگ برنگ کے
خوش رنگ اور خوش آواز پرندونکی کثرت سے مسافرونکا جنکی کشتی اوس راہ
سے آتی ہے دل لبہاتا ہے اور نہایت خوب اور دلچسپ معلوم پڑتا ہے

لیکن اوسمین سانپ اور شیر وغیرہ موذی جانور بہی اتنے رہتے ہین کہ ایسا دلیر ہمت
والا کوئی نہین جو اپنی کشتی سے اوتر کر اس جنگل کے اندر گہسے بلکہ ناؤ پر بہی جو بیچ دہارا
پر لنگر پر رہتی ہے رات کو چوکس رہنا پڑتا ہے ورنہ تعجب نہین کہ کوئی شیر پانی مین تیر کر
کشتی سے کسی آدمی کو اوٹہا لیجاوے آب وہوا بہی اس جنگل کی نہایت خراب ہے
برسات مین گنگا کا پانی دس گیارہ ہاتہہ اونچا بڑہ جاتا ہے اور بنگالے کے ملک مین
اس دریا کے دونو کنارون پر چار پانچ کوس تک پانی ہی پانی دکھلائی دینے لگتا ہے
وہان لوگونکی کہیت مین ناؤ چلتی ہین اور گانو جگہ جگہ پر پانی کے بیچ مین ٹاپوؤنکی طرح
نگاہ مین آتے ہین ہندوؤنکا یہہ عقیدہ ہے کہ گنگا مین نہانے سے سارے پاپ
دہوئے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسکا پانی چاہو جتنے دن رکہو بگڑتا کبہی
نہین بلکہ اوسکا پینا بہت مفید سمجہتے ہین عبدالحکیم خان جو ۱۷۹۱ء مین بیجاپور کے
ضلع کے درمیان شاہنور کا نواب تہا مسلمان ہوکر بہی سواے گنگا جل کے کوئی
دوسرا پانی نہ پیتا اور پانچ سو کوس سے اس دریا کا پانی منگواتا جو گنگا سے اس
ملک والونکا بڑا فائدہ ہوتا ہے لاکہون بیگہے زراعت صرف اسی کے پانی سے ہوتی
ہے اور سینکڑون کام ان لوگون کے اسکی کشتی چلنے سے نکلتے ہین صرف
جلنگہی بہاگیرتہی اور ماتہابہنگا اسکی ان تین دہارا کی راہ کم سے کم اتنی ہزار کشتی
سال بہر مین آتی جاتی ہین بلکہ کلکتہ تک تو اس دریا مین سمندر سے جہاز بہی آتے
ہین جمنا جسے سنسکرت مین یمنا اور کالندی وغیرہ نامون سے بہی پکارتے

ہین گنگوتری سے کچھہ دور پچھم ہاسے مین جمنوتری کے پہاڑ سے نکل کر کچھہ کم ۸۰۰
میل بہتی ہوئی الہ آباد کے نیچے جسے ہندو پریاگ کہتے ہین گنگا مین ملجاتی ہے
ان دونو دریاؤن کے سنگم کو ہندو لوگ تربینی کہتے ہین اور بہت ہی بڑا تیرتھہ
مانتے ہین اگلے زمانے مین یہہ لوگ دوسرے جنم مین اپنی دلی مراد پانے کے
یقین پر اکثر اس تیرتھہ مین اپنا سر آرے سے چروا ڈالتے تہے شاہجہان بادشاہ
نے یہہ کام برا سمجھکر موقوف کردیا اور وہ آرا بھی تڑوا ڈالا کپتان ہجسن صاحب
جمنوتری کا حال اس طرح پر لکھتے ہین کہ
کوہ جمنوتری کے گوشۂ جنوب مغرب مین کچھہ اوپر دس ہزار فٹ سمندر سے اونچا
ایک برف کے ٹکڑے کے نیچے سے جو اوس وقت ساٹھہ گز چوڑا اور تیرہ گز موٹا
تہا یہہ دریا کوئی گز بہر چوڑا اور پانچ چار انگل گہرا نکلتا ہے اوس برف کے ٹکڑے مین
ایک روزن تہا کپتان صاحب اوس روزن کی راہ اوسکے اندر چلے گئے تو جاکر کیا دیکھتے
ہین کہ اوس برف کی چہت کے نیچے پہاڑ کے پتہرونمین بہت سے سوراخ ہین اور
اون سوراخونمین سے ادہن کیطرح کہولتا ہوا پانی نکلتا ہے غرض یہی پانی جمنا
کی اصل ہے لیکن پہاڑ سے نکل کر جب یہہ میدانمین پہونچتی ہے تو پہر اتنی بڑی ہے
کہ بڑی بڑی ناوین بیڑے اسمین چلتے ہین سرجو جسے شہریو گہگرا اور گہاگرا یا دیوہا
اور دیوا بھی کہتے ہین اور گنڈک اور کوسی جسکا صحیح نام کوشکی ہے اور ستہا
جسے سنسکرت مین ترشنا اور ترسروتا بھی کہتے ہین یہہ چارون ندی ہمالی

سے کے برفی پہاڑونسے نکلکر پہلی پہیری سے کچہہ دور اوپر دوسرے پٹنے کے سامنے
تیسری بہاگلپور سے کچہہ دور آگے بڑہکر اور چوتہی کرتویا کو لیتی ہوئی نواب گنج
کے پاس گنگا سے ملتے ہین گنڈک مین سالگرام ملتے ہین اسلیئے اوسے سالگرامی
بہی پکارتے ہین کہتے ہین کہ ہمالے کی جانب شمال مین مکت ناتہہ کے پاس
گنڈک کے کنارے جو ایک پہاڑ ہے یہہ سالگرام کو اوسی مین سے بہالاتی ہے
ہندو تو سالگرام کو ساکشات وشنو کا اوتار سمجہتے ہین اور انگریز لوگ اوسے
آمونیٹ کہتے ہین اور بتاتے ہین کہ جسکو ہندو اوسمین چکر کا نشان جانتے ہین
وہ طوفان کے وقت مین جو سب سمندر کے جانور پہاڑونمین دب گئے تہے
اونمین سے ایک طرح کے چہوٹے سے جانور کا نشان ہے اس قسم کے جانور
ابتک بہی سمندر مین موجود ہین اور اس وضع کے نشاندار پتہر اور بہی بہت پہاڑونمین
ملتے ہین گنڈک مین تیرنا اور کرتویا مین نہانا ہندوؤن کی مت بموجب منع ہے اور
اسیطرح کرم ناشا جو چہوٹی سی ندی بنارس اور بہار کے ضلعون کے بیچ مین بہکر
گنگا مین گرتی ہے اور اوسکے پانی کے چہونے کی مناہی ہے چنبل و سون یہہ
دونو بندہیاچل سے نکلکر چنبل تو اٹاوے سے بارہ کوس نیچے جمنا مین گرتی ہے
اور سون تیرجو اور گنڈک کے مہانون کے بیچ مین پہیرے کے سامنے دکہن
سے آکر گنگا مین ملتی ہے سندہ دریا جسے اٹک کا دریا اور انگریز لوگ انڈس
کہتے ہین ہمالے کے پار تارو شہر کے پاس کیلاس کے جانب شمال سے

نکلا ہے اور ستره سو میل سے اوپر بہکر گیٔی دہارا ہو کہ جسمین سب سے بڑی
کا پاٹ مہانی پر چہہ کوس سے کم نہین ہے ہندوستان کے شمال جانب مین
سمندر سے ملتا ہے اٹک کے نیچے پہاڑ و نمین جگہ کی تنگی ہے یہہ دریا بڑے
زور شور سے بہتا ہے پاٹ وہان کچہہ اوپر پانچ سو ہاتہہ ہوویگا مگر پانی بہت گہرا
اور کشتیون کو اوس مقام مین بڑا ہی ڈر رہتا ہے جو کبہی پہاڑ سے ٹکر کہاوین
تو ایکدم مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین ہندوٗن کے دہرم شاستر مین سندہ
پار جانا منع ہے لیکن کام پڑنے سے سب جاتے ہین بلکہ اگلے زمانہ مین ہمارے
ملک کے راجاوٗن نے سندہ پار اوتر کر بہت ملک فتح کئے ہین جہلم چناب
راوی بیاسا اور ستلج یہے پانچون ندیان ہمالے سے نکلکر سب کے سب
اکٹھے پنجند کے نام سے مٹہن کوٹ کے نیچے سندہ مین گرتی ہین اور
انہین پانچ ندیون سے سیراب ملک پنجاب کہلاتا ہے انمین سے ایک ستلج
تو ہمالے کے شمال جانب مین مانسرو ور کے پاس راون رہد سے نکلی
ہے اور باقی چارون ہمالے کی جانب جنوب سے نکلتی ہین جہلم جسے شاستر
مین وتستا لکہا ہے کچہہ اوپر چار سو میل بہکر جہنگ سے دس کوس نیچے چناب
مین ملجاتی ہے اور راوی بہی جسکا سنسکرت نام ایراوتی ہے کچہہ اوپر چار سو میل
بہتی ہوئی ملتان سے بیس کوس اوپر اسی چناب سے آملتی ہے بیاسا جسے
بپاشا بہی کہتے ہین آبہی کنڈ سے نکلکر تخمیناً دو سو میل بہکر ہری کے پتن

کے پاس ستلج سے ملتی ہے اوسکی تہاہ مین چوربالو اکثر جگہ ہے اس باعث
جاڑونمین جب پانی گہٹ جاتا ہے تو پایاب اوترنے مین بہت خبرداری رکہنی پڑتی
ہے بلکہ کنارون پر بہی سنبہل سنبہلکر پیر دہرتے ہین پگڈنڈی سے ہرگز باہر نہین
جاتے ورنہ فوراً بالو مین گڑجاوین اور ستلج جسکا سنسکرت نام شتدرو ہے کچہہ
اوپر آٹہہ سو میل بہکر بہاولپور سے بیس کوس نیچے چناب سے مل پنجند کے نام سے
تخمیناً تیس کوس بہکر مٹہن کوٹ کے نیچے جیساکہ ابہی اوپر لکہہ آئے ہین سندہ
مین جا گرتی ہے چناب جسے سنسکرت مین چندربہاگا کہتے ہین ہمالے
مین اپنے منبع سے مٹہن کوٹ تک کچہہ اوپر چہہ سو میل لنبی ہے پہاڑونمین ان
دریاؤن کے درمیان جہان پتہرون سے پانی ٹکرانے کے سبب کشتیونکا گذر
ہرگز نہین ہوسکتا جہولے یا چہینکے پر پار ہوتے ہین یا مشکون پر چڑہ کر اوتر جاتے
ہین جہولا اوسے کہتے ہین کہ جو ندی کے کنارے سے دوسرے کنارے تک
برابر کئی رسّی باندہ کر اونہین تختون سے پاٹ دیتے ہین آدمی اون تختون پر
اپنے پانوسے چلکر پار ہوجاتے ہین اگرچہ اجنبی آدمی کو اسپر سے جانے مین
بڑا ڈر لگتا ہے کیونکہ چوڑان اوسکی اکثر ہاتہہ دو ہاتہہ سے زیادہ نہین رہتی اور پاٹ
ندیون کا سو سو دو دو سو ہاتہہ ہوتا ہے اور سہارا ہاتہہ سے تہامنے کو صرف اونہین
رسّونکا ملتا ہے لیکن چہینکا اسسے بہی بدتر ہے وہ ایک رسّا ہوتا ہے اس پار
سے اوس پار بندہا ہوا اور اوسمین ایک چہینکا لٹکا ہوا اور پہر چہینکے مین ایک رسّے

بندہی ہوئی آدمی اوس چہینکے مین بیٹہہ جاتا ہے تب ملاح اوسے اوس رسی سے
جسکا ایک سرا اوس چہینکے مین بندہا ہوا اور دوسرا دوسرے کنارے پر اونکے ہاتہہ مین
رہتا ہے کہینچ لیتے ہین جب چہینکا بیچ مین پہنچکر رسی کے جہٹکون سے ہلنے لگتا ہے
اور نیچے دریا سمندکیطرح پتہروں سے ٹکراتا ہوا نظر پڑتا ہے تب انجان آدمی کا توہوش
اوڑ جاتا ہے اور کیونکر نہ اوڑے جو رسی ٹوٹے تو حضرت بیچ ہی مین لٹکتے رہ جاوین
اور جو رسا ٹوٹے تو پہر دریا مین غوطے کہاوین مشک پر ایسی وہشت نہین ہے
جہان پانی کا زور بہت نہین ہوتا وہان ملاح جسے پہاڑ مین دریائی کہتے ہین اپنی
مشک پر پیٹ کے بل پڑجاتا ہے اور پار ہونے والا اوسکی پیٹہہ پر دوزانو ہو بیٹہتا
ہے وہ ملاح اپنے پیرونکی تو پتوار بناتا ہے اور دونو ہاتہہ مین دو چپو رکہتا ہے اونہین
کہیکر پار پہونچ جاتا ہے مشک روجہہ یا بیل کے چمڑے کی بنتی ہے اور بہت بڑی ہوتی
ہے برہم پوتر جسے تبت والے سامپو کہتے ہین مانسروور کے پاس ہمالے
کے اوتر جانب سے نکلکر کچہہ اوپر پندرہسو میل بہتا ہوا سمندر کے پاس آکر گنگا مین
ملجاتا ہے نربدا سون کے منبع سے پاس سے نکلکر سات سو میل بہتی ہوئی
بہروچ کے پاس کہنبہات کی کہاڑی مین جاگرتی ہے اور اوسکے دہانے سے
کچہہ دور دکہن رخ سورت سے دس کوس نیچے تاپتی ہی جو بیتول کے پاس
پہاڑ سے نکلی ہے ساڑہے چارسو میل بہکر سمندر سے مل گئی ہے مہاندی ناگپور
کی عملداری سے نکلکر پانچسو میل بہتی ہوئی کٹک کے پاس گئی وہارا ہو کر سمندر مین

گرہی ہے گوداوری پچہم گہاٹ مین ترمبک سے نکلکر بروا اور ان گنگا کو جو
دونو ندیان گونڈوانے کے علاقے سے نکلی ہے لیتی ہوئی نوسو میل بہکر
راج مہیندری کے نیچے سمندر سے ملی ہے کرشنا بہی انہین پہاڑونمین
ستارے کے نزدیک مہابلیشور سے نکلکر مال پربٹ گٹ پرت بہیما تنگبہدرا
وغیرہ ندیونکو جو اونہین پچہم گہاٹ کے پہاڑونسے نکلی ہین لیتی ہوئی سات سو میل
بہکر مچہلی بندر کے پاس سمندر سے ملگئی ہے جتنے قسم کے قیمتی پتہر ہیرا سنیا
وغیرہ اس ندی کے بالو مین ملتے ہین اوتنے اور کسی مین بہی ہاتہہ نہین لگتے
اور کاویری نیل گری مین اتگمنڈ سے نکل کر کچہہ اوپر چار سو میل بہتی ہوئی ترچناپلی
سے تہوڑی دور آگے سمندر مین کہپ گئی ہے دکہن کے پہاڑونمین ان کرشنا
کاویری وغیرہ ندیون کے درمیان جہان کشتی کا گذر نہین ہوسکتا بانس کے ٹوکرے
مین جو چمڑے سے مڑہی رہتی ہے بیٹہہ کر پار اوترتے ہین غرض نامی ندیان تو
یہی ہین جنکا بیان ہوا اور باقی چہوٹی چہوٹی تو اتنی ہین کہ جنکی گنتی بتلانا بہی مشکل ہے
مگر اونمین سے بہت انہین اوپر لکہی ہوئی ندیون مین مل گئی ہین ہندوستان کی
کی ندیان برسات مین سب بڑہتی ہین مگر جو ہمالے کے برفی پہاڑ سے نکلی ہین
وہ گرمی مین بہی برف گلنے کے سبب کچہہ تہوڑی بہت بڑہ جاتی ہین نقشے
مین ندیونکا بہاؤ دیکہنے سے ملک کا نشیب فراز بہی بخوبی معلوم ہوجاتا ہے
جہانسے ندیان نکلتے ہین وہان ضرور پہاڑ یا اونچی زمین رہتی ہے اور جس طرف

کو وسے بہتی ہین وہ اُس سے نیچے اور نشیب مین ہوتی ہے ؁

نہر — نہر بڑی اس ملک مین دو ہی ہین ایک تو جمنا کی جو پہاڑ سے کاٹ کر دلّی مین لائے ہین اور جسکا ایک شعبہ پچہم مین ہریانے تک پہونچکر وہان ریگستان مین کھپ جاتا ہے اور دوسری گنگا کی جو ہردوار سے کاٹ کر دوآبے مین لائے ہین جمنا کی نہر تو فیروز شاہ تغلق جو ۱۳۵۱ء مین تخت پر بیٹہا تہا پہاڑ سے سفیدون کے پرگنے تک جو دہلی سے تخمیناً تیس ۳۰ کوس ہوویگا اور شاہجہان سفیدون سے دلی تک لایا تہا لیکن پہر بہت دنون تک بے مرمت پڑے رہنے سے بالکل خشک ہوگئی تہی سو اب سرکار انگریزی نے بخوبی مرمت کروا کے اور پانی پہر اوسی طرح سے جاری ہوگیا لوگون کو بڑا آرام ہوا دلّی والون کے گویا سوکہے کہیت پہر لہلہائے اور گنگا کی نہر سرکار انگریزی کی طرف سے بنکر تیار ہوئی ہے اس نہر کے جاری ہوجانے سے اب قحط اس دوآبے مین کبہی نہین پڑیگا ؁

جہیل — جہیل ہندوستان مین بڑی کوئی نہین اور چہوٹی بہی بہت کم ہین چلکا کتک کے پاس جو چوبیس میل لمبی اور آٹھہ میل چوڑی ہے پانی کہارا اور کچھہ کم زیادہ دو لاکھہ من نمک ہر سال وہان اوس سے تیار ہوتا ہے پلی کاٹ یا پلیاکٹ جسے کوئی پرلے گہاٹ بہی کہتا ہے اتنی ہی بڑی کرناٹک مین ہے کویرو کرشنا اور گوداوری کے بیچ مین چہالیس میل لمبی اور چودہ میل

چوڑی ہووے گی سامبہر جے پور اور جودہپور کی عملداری کے بیچ مین بیس میل
لمبی ہے اور دو میل چوڑی ہے سامبہر نمک اوسی مین پیدا ہوتا ہے جب
گرمی مین اوسکا پانی سوکہتا ہے تو اوسکے کنارونپر یہہ نمک جم جاتا ہے لوگ کہود کہود
کر اوٹہا لاتے ہین اور اکثر اوسکے کنارونپر کیاریان بناکر اونمین اوسکا پانی لے آتے
ہین وہی پانی سوکہکر نمک بن جاتا ہے اولر کشمیر کے علاقے مین سولہ میل لمبی اور
آٹہہ میل چوڑی اور گہری اتنی ہے کہ ابتک کسی نے اوسکی تہاہ نہین پائی وتستا
ایک طرفسے اوسکا پانی لیتی ہوئی بہتی ہے سنگہاڑے اوسمین بہت افراط
نباتات سے ہوتے ہین ❊ اب سوچنا چاہیئے کہ جس ملک مین اتنی ندیان بہتی ہین اور
پانی کی ایسی افراط ہے تو پہر اوسکی زمین اوپجاؤ اور زرخیز کیون نہو اور یہی باعث ہے
کہ جو اس ملک کی زمین زرخیزی مین مشہور بلکہ ضرب المثل ہوگئی ہے یہان سال
مین دو دو فصل اور کہین تین تین فصل بہی کاٹتے ہین اور ایسی شاذ و نادر کوئی چیز
نکلے گی جو یہان پیدا نہوتی ہو برفستان اور ریگستان میدان اور کوہستان سمندر
سے نزدیک اور سمندر سے دور گرم اور سرد خشک اور تر سب طرحکے ملکون
کے پہل پہول اور دوا اور غلے یہان موجود ہین آدمی کی طاقت نہین جو یہانکے جنگل
پہاڑونکی جڑی بوٹیونکا بہید جان لیوے یا جتنے اقسام کے درخت اونمین ہوتے
ہین سب کی گنتی کرے صرف وے سب کہ جو ہمیشہ ہم لوگون کے کام مین آتے ہین
اونکا نام نیچے لکہا جاتا ہے کہیت مین یہان جو گیہون چاول چنا جوار

باجرا مونگ سونٹھہ کمی اُرد مسور مٹر گودہو کراو ارہر مڑوا
تل تیسی رائی سرسون زیرا سونف اجوائن دہنیا کاہو کاسنی
میتھی کنگنی سانوا چینا کولتھہ باتھو پہاپرا رگی سونٹھہ
ہلدی سن تنباکو مجیٹھہ مرچا کسم کپاس پوست نیل
اوکہہ کیسر کچور ریٹری اروی شکرقند زمین قند رتالو
ننڈا کہیرا ککڑی تری آرئی کدو کوہڑا پیٹھا تربوز خربوزہ
بھنڈی بوڑا سیم آلو گوبھی پلول کریلا مولی گاجر شلغم پیاز
لہسن ہینگ آدی چک چقندر بیگن اور باغ اور جنگل پہاڑ مین
سیب ناشپاتی بہی گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلوبخارا
شہدانہ شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ آم امرود انار
آملا کولا سنترا جامن گلاب جامن لوکٹ لیچی پہالسا کھرنی
کیلا کمرکھہ انجیر شریفہ نیبو چکوترا اناس پپیا کٹہل
بڑہل کروندا ہڑ بہیڑا بیر بیل اسٹابری نکورس بہری
کیپہل تاڑ کہجور ناریل سپاری تیزپات چھوٹی بڑی الایچی
جائپہل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندن رکت چندن کاکچ
کباب چینی کافور جٹا مانسی اگر گوگل دھوپ لوبان عنبر
رسوت ساگون سال سیسون ٹن نیم املی مہوا کیکر پاکر

کہیر تیکہر پرونجا پلاس ریٹہا سیمل بڑ پیپل گدنب کچنار کیت
آمڑا جلپائی املتاس مولسری چمپا ہرسنگار چیل چلغوزہ کیلو
کایل روبان براس دیودار گگڑ مہوا بہوج پتر بید مشک
چنار سفیدا سرو بانس بید نرکٹ کشش قلم دوب
بنفشہ چاے مہدی بہنگ دہتورا پان ٹیٹی پہوک کریل
آک جہڑبیری آور پہلواریونمین گلاب کیوڑا بیلا چنبیلی جاہی جوہی
سیوتی مدن بان موگرا رای بیل نرگس سگندہرا سوسن
گیندا گل داؤدی گل مہدی گل دوپہریا گل عباس گل خیرو گل اشرفی
سورج مکہی بابونہ نازبو لٹکن جہومکا امربلس ڈہلیا آور پانی
مین کول کموجنی مکہانا شولا سنگہاڑا کسیرو وغیرہ کثرت سے
ہوتے ہین سواے انکے بہت سے پہل پہول کے درخت اب انگریز
لوگون نے دوسرے ملکون سے لاکر یہان لگائے ہین اور لگائے جاتے
ہین کہ جنکا ہندی مین نام ہی نہین ملتا ڈاکٹر والی صاحب نے چارسو چہپن ۴۵۶ قسم
کی لکڑی جنسے یہان کاٹ کی چیزین بنتی ہین جمع کی تہین سہارنپور مین سرکاری
باغ کے درمیان پانچ ہزار قسم سے زیادہ اور کلکتے مین سرکاری باغ کے
درمیان جسکا گہیر قریب تین کوس کے ہوویگا دس ہزار قسم سے زیادہ درخت
اور پودے لگائے ہین اور ڈاکٹر ویٹ صاحب صرف مندرج جاٹے سے

لاکہہ قسم سے اوپر درخت اور پودے ہیں جمع کرکے انگلستان کو لیگئے گیہون ناگپور
کا مشہور ہے چاول بارہ کا سا جو پشاور کے ضلع مین ہے کہین نہین
ہوتا۔ پلاؤ بہت مزہ دار اور خوشبودار بنتا ہے سیر بہر چاول سیر بہی بہر گہی
جذب کر جاتا ہے اور پہول کر چار سیر کی برابر ہو جاتا ہے چینا کولتہہ باتہو بہابہر
یہہ چارون ادنے قسم کے غلّے صرف ہمالے کے پہاڑی علاقونمین ہوتی ہین
اور رگی دکہن کے پہاڑونمین تنباکو پہلےسا کہین نہین ہوتا اس پیڑ کا یہان پہلے
کوئی نام بہی نہ جانتا تہا جہانگیر بادشاہ کے اشتہار سے جسکا ذکر اوسنے اپنی
کتاب مین لکہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام کی چیز اول ہی اول اوسکے یا اوسکے
باپ اکبر کے وقت مین فرنگی لوگ امریکا سے لائے ابتو اتنا پہیل گیا کہ لوگون کو
اس بات کا یقین آنا بہی مشکل ہے کپاس اگرچہ امریکا مین بہی ہوتا ہے لیکن پرانے
برّاعظم کے سب ملکونمین اسے بہارت برش سے پہلا سکندر جب ستلج تک
آیا تہا تو اوسکے ساتہہ والون نے کپاس کا پیڑ دیکہکر بڑا تعجب کیا اور اپنی کتاب
مین اوسکا نام اون کا پیڑ لکہا اور اوسکی یہہ شرح کی کہ یونان مین جو اون بہیڑون
کی پیٹہہ پر جمتا ہے وہ ہندوستان مین پیڑون کے بیچ پہلتا ہے بیچارون نے
روئی پہلے کبہی نہ دیکہی تہی صرف پوستین اور اونی کپڑے پہنتے تہے یہان
روئی مالوے کے درمیان بہت پیدا ہوتی ہے پوست جسّے افیون نکلتی ہے
مالوے مین بہت ہوتا ہے اور وہانکی افیون اول قسم کی گنی جاتی ہے سوا اسکے

بتا رس اوس پٹنے کے آس پاس بھی بویا جاتا ہے نیل ترہت مین بہت ہوتا ہے
اوکہہ اسی جگہ سے بہت ولایتو نمین بہیجی جاتی ہے پرانے یونانیون نے اس ملک کی چاشنی
کھاکر بڑا تعجب کیا اور کتابو نمین لکھا کہ ہندوستان کے آدمی بھی مکھیون کی طرح پیڑون کے
رس سے شہد بناتے ہین کیسر یعنے زعفران کی کھیتی کشمیر کی طرف پامپور پرگنے مین ہوتی
ہے اور کہین نہین جمتی وہان کیسر اونچی زمین پر بوتے ہین جسمین پانی بالکل نہ ٹھیرے
آبپاشی کبھی نہین کرتے جڑ اوسکی پیاز کے گٹھے کی طرح ہوتی ہے اور وہی گٹھے
بوئے جاتے ہین پیڑ اور پتے اوسکے کش گھاس سے ملتے ہین اور پھول
اودے رنگ کا کوار کاتک مین کھلتا ہے اوسی پھول کے اندر زرد زرد ریشے
یعنے یہہ کیسر رہتی ہے کشمیر مین کیسر پندرہ روپیہ سیر ملتی ہے اور چالیس
پچاس ہزار روپیہ کی پیدا ہوتی ہے تربوز شیرینی مین الہ آباد کا مشہور ہے
اور خربوزے جمالی آگرے کے آلو گوبھی بھی ہندوستان کی ترکاری نہین ہے
تنباکو کیطرح امریکا سے آگئین شلغم بھوٹان مین بہت بڑا اور میٹھا ہوتا ہے
پیاز بمبئی کی مشہور ہے ہینگ کا پیڑ سندہ اور ملتان کی طرف ہوتا ہے سیب
ناشپاتی بہی گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلوبخارا شاہدانہ
شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ یے سب کشمیر مین بہت اچھے اور کئی قسم
کے ہوتے ہین اور ہمالیہ کے متصل دوسرے سرد ملکو نمین بھی ملتے
ہین مگر گلاس کشمیر کے سوا اور کہین نہین ہوتا بہت نازک اور وہانکے

میوونکا سردار ہے فصل اسکی پندرہ بیس روز سے زیادہ نہین رہتی
سانون کے مہینے مین پہلتا ہے انگور کشمیر مین کشمشی بہت اچہا ہوتا ہے
بیج بالکل نہین پیچہے کا گچہا شربت کے گہونٹ کی طرح نگل جاؤ مگر گنا ورسا اس ولایت
مین کہین نہین ہوتا گچہے اور دانے بہی بڑے اور نہایت میٹھے ہوتے ہین اور
اور وہان سستی بہی اتنی کہ چار پیسے کو ایک آدمی کا بوجہہ لیلو شفتالو چمبے سے
بہتر دوسری جگہ نہین پہلتا آم بمبی کے برابر کہین نہین ہوتا مگر بنارس اور مالدہ
کا بہی بہت مشہور ہے اس ملک کا خاص میوہ ہے دوسری ولایت مین
نہین ملتا اور دنیا کے سب میوونکا نچوڑ ہے اسکا نام امرت پہل لوگون
نے بہت ٹہیک کہا امرت بہی اس سے زیادہ لذیذ نہوگا بڑے آم سیر سیر
سے بہی اوپر وزن مین اوترتے ہین آملا اور امرود بنارس مین بہت عمدہ
ہوتا ہے کولا سلہٹ سا شیرین کہین نہین پایا جاتا اور وہان اسکے جنگل کے
جنگل کے جنگل گہرے ہین روپے کے ہزار ہزار تک بکتے ہین کٹہل اتنا بڑا ہوتا ہے
کہ شاید ایسے ویسے کمزور آدمی سے اوٹہہ بہی نہ سکے آستا بری مکورس
بہری اور کیہل اوترا کہنڈ کے ملکونمین اچہے ہوتے ہین ہر بلاسپور کی
مشہور ہے مگر سوکہی ہوئی دو تولہ سے بہاری نہین ہوتی تاڑ دکہن
پائین گہاٹ مین اتنے بڑے ہوتے ہین کہ اوسکے دو تین پتون سے چہپر چہا جاوے
ناریل اور سپاری سمندر کنارے کے ملکون مین جمتے ہین دور نہین ہوتے

تیزپات الایچی جاپہل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندان رکت چندن
اور کالی مرچ کے درخت دکہن مین خاص کر کے تلو کیرل کہی اور
تر وانکوڑ و کے درمیان ہوتے ہین تیزپات اور بڑی الایچی نیپال مین بہی
بڑی افراط سے اوگتی ہے ساگو کے درخت کی ٹہنیان کاٹ کر او نہین پانی
مین کوٹتے بہگاتے اور دہوتے ہین اونکا جو ست نکلتا ہے اوسیکو چلنی سے
گرم توون پر چالتے ہین وہ بہن کر دانے دانے سا ہو جاتا ہے اور ساگو دانے
کے نام سے بکتا ہے چندن اور رکت چندن کے پیڑ مدراس جیہم گہاٹ مین
ملیاگر پر بہت ہین چندن مین خوشبو رہے اوسمین کہتے ہین کہ کیڑا اور مورچہ
نہین لگتا اسلئے ہتیار وغیرہ چیزونکے رکہنے کیواسطے جسمین زنگ یا کیڑا
لگنے کا خوف ہے امیر لوگ چندن کے صندوق منواتے ہین سنگلاخ
زمین مین چندن کے درخت اچہے ہوتے ہین اور سب سے اعلی چندن
اون درختون مین اوس مقام کا ہے جو زمین کے نیچے اور جڑ کے ریشون سے
اوپر رہتا ہے اور جسکا رنگ خوب گہرا ہوتا ہے چندن کاٹکر مہینے دو دو مہینے
تک مٹی مین داب رکہتے ہین حکمت اوسمین یہہ ہے کہ اوپر کا چہلکا جہانتک
ناکارہ ہوتا ہے بالکل دیمک کہالیتی ہے اور خوشبودار گودا سارا باقی
رہجاتا ہے کالی مرچ آشام مین بہی ہوتے ہین اور ناگوز کا درخت
مٹی پور مین جمتا ہے اگر سلہٹ کے جنگل مین اور کوہل سند مین ہوتا

لوبان کے پیڑ تروالکوڑو مین اور صنوبر اور رسوت کے درخت کانگڑے
مین کثرت سے ہین ساگون کی لکڑی کے جہاز بنتے ہین اسلیئے وہ بڑے کام
کی چیز ہے یہہ درخت اکثر جہیلم گہاٹ پر اور جٹ گانو مین سمندر کے متصل ہوتا ہے
اور سال جسکا ہردوار کے پاس پہاڑ کی ترائی مین بڑا بہاری جنگل ہے اکثر عمارت
کے کام مین آتا ہے کہیر تیکہر جزونجا بہت کرکے بندہیہ کے پہاڑ مین
اور چیل چلغوزہ کیلو کایل روبان براس دیودار گگڑ مہرو بہوج پتر ہمالے
کے کوہستان مین ہوتے ہین چیل کا گوند بروزہ اور تیل تارپین کہلاتا ہے
پہاڑی لوگ شمع اور مشعل کی جگہ رات کو اوسکی لکڑی جلاتے ہین کیلو کایل
اور دیودار یہہ تینون صنوبر کی قسم ہین اور سوا سو ہاتھہ سے بہی زیادہ
اونچی ہوتی ہین بان کو انگریزی مین اوک کہتے ہین براس کے پہول لال لال
بہت بڑے اور خوبصورت ہوتے ہین بہوج پتر اوسی جگہ ہوتا ہے جہانسے
برفستان کا آغاز ہے بارہ ہزار فٹ سے نیچے ہرگز نہین اوگتا بیدمشک
چنار اور سفیدا سیب کشمیر کے درخت ہین بیدمشک سے کیوڑے کی طرح عرق
نکالتے ہین وہ کیوڑے سے بہی زیادہ فائدہ رکہتا ہے بید جہیلم گہاٹ کے
پہاڑونمین سوا دو سو فٹ تک لمبا ہوتا ہے چاے کے پیڑ اب سرکار کے حکم
بموجب دیہرہ دون اور کانگڑے کے پہاڑونمین لگنے لگے ہین پہلے چاے
چین کے سواے اور کہین نہین ہوتی تہے مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ ان

اُترا کہنڈ کے پہاڑو نمین بہی ویسی ہی ہو جاویگی سرکار نے اس بات کے لئے
بہت روپیہ خرچ کیا ہے اور اوسکی طیاری کے واسطے چین سے بلاکر وہان کے
آدمی نوکر رکہے ہین کیونکہ جب پیڑ سے پتّے توڑتے ہین تو اونکو آگ پر گرم کرکے
ہاتہو نسے ملنے مین بڑی ہوشیاری اور واقفکاری چاہیئے کئی بار اونکو آگ پر سکینا
پڑتا ہے اور کئی بار ہاتہو نسے ملنا نا واقف آدمی سے یہہ کام کبہی نہین بن پڑتا
آشام کے ضلع مین بہی بوئی جاتی ہے ہان اس ملک کی تحفہ چیزو نمین گنا جاتا
ہے بلکہ یہہ بہی ایک رتن کہلاتا ہے مکہانا پرنیا کے تالابو نمین ہوتا ہے گلاب
غازی پور اور اجمیر مین بہت ہوتا ہے اور چنبیلی جونپور اور بارہ مین لیکن سب
سے زیادہ تعجب کا درخت ہندوستان مین بڑ ہے کہ جسکی تعریف دوسری ولایت
والون نے اپنی کتابو نمین بہت ہی لکہی ہے جس کسی مقام مین پانی کے نزدیک
کوئی پرانا بڑ رہتا ہے اور اوسپر طاؤس اور بندر ناچتے کودتے ہین نہایت دلچسپ
اور پر فضا معلوم ہوتا ہے اور اوسکی بہت سی ٹہنیان جو زمین مین جڑ پکڑتے ہین
گویا دالان اور بارہ دریان بنجاتی ہین ایک بڑ کا درخت جسے لوگ تین ہزار برس
کا پرانا بتلاتے ہین نرمدا ندی کے کنارے بہڑونچ کے پاس اتنا بڑا ہے کہ جسکے
نیچے سات ہزار آدمی اچہی طرح آرام سے ڈیرہ سکین اوسکا گہیرا چودہ سو ہاتہہ کا
ہوویگا اور اوسکی ٹہنیان جو زمین مین جڑ پکڑ گئی ہین تین ہزار سے کم نہین نام اوسکا
وہان والے کبیر بڑ کہتے ہین سوا اسکے چہیری سے پچہم جہان

گنگا سے ملتی ہے مانجھی نام بستی کے پاس ایک بڑ کا درخت اتنا بڑا ہے
کہ جسکا سایہ گرمیون مین دوپہر کے وقت بارہ سو فٹ کے گھیرے مین پڑتا ہے؛

حیوانات

جاننا چاہیے جہان پانی اور نباتات کی اسقدر کثرت ہوگی وہان حیوانات بہی
ضرور زیادہ رہین گے جنگلی جانورونمین ببر شیر بگھیرا چیتا ہاتھی گینڈا
ارنا ریچھ سوور بہیڑیا ہرن بارہ سنگھا روجھ پاڑھا ساہی گیدڑ
لومڑی خرگوش سیاہ گوش بن بلاؤ اود بلاؤ طرح بطرح کے بندر
اور لنگور کستوریا ہرن گگڑ سکین گھوڑل سراگاسے ایل گلہری
نیولا گرگٹ اور گھریلو جانورونمین گھوڑے گدہے اونٹ خچر
گاے بہیس بہیڑ بکری دنبے کتے بلی اور پرندونمین مثال
جیجورانا کہلیج ہلاس کستورا اونگار نوری باندہنو چکور تیتر
بٹیر مرغ مرغابی سارس بگلا بطک چکوا لال بلبل لوا توتا
مینا کاکاتوآ طاؤس کوکلا اگن شیاما کویل پپیہا باز بہری
شکرا شاہین گدہ چیل کوا ہدہد کہنجن بیا گوریا پنڈکی
کبوتر انکے سوا چوہے چھچھوندر چمگادڑ سانپ اجگر بچھو گوہ
کن کھجورا مچھر پسو مکھی شہد کی مکھی بھڑ بہونرا جگنو تتلی دیمک
اور ریشم قرمز اور لاکھہ کے کیڑے بہی اس ملک مین بہت ہوتے ہین
ندی اور تالابون مین مچھلی مینڈک جونک اور کچھوے رہتے ہین

اور بڑے دریاؤنمین مگر اور گھڑیالونکا ڈر ہے دکھن مین سمندر کے
کنارے کوڑی اور موتی والے سیپ بھی ہوتے ہین ببر اوس قسم کا
شیر ہے جسکی گردن پر گھوڑے کے بالونکی سے بھبرے جھبرے بال
رہتی ہین اور زور اور دلیری مین شیر سے کہین زیادہ ہوتا ہے سنسکرت
مین اوسے سنگہ اور کیسری اور انگریزی مین لاین کہتے ہین یہہ جانور
اب بہت کم رہ گئے کبھی کبھی ہریانے کے جنگلون مین ملجاتے ہین
شیرونکی ترائی اور سندربن مین کثرت سے ہے چیتا یہانکے امیر ہرن
مارنے کے لئے پالتے ہین شکار کے وقت اس جانور کو آنکھونمین پٹی
باندہ بہلی پر بہا ساتھہ لیجاتے ہین جب کسی طرف ہرنونکا جھنڈ نکلتا ہے تو فوراً
اوسکی آنکھہ سے پٹی ہٹا دیتے ہین اور وہ بجلی کی طرح لپک کر اونمین سے
ایک کو جا ہی دباتا ہے ہاتھی اور گینڈے رنگ پور سلہٹ آشام ترا
اور چٹ گانو کے جنگلونمین بہت ہین مگر ہاتھی دکھن کے جنگل مین بہت
اچھا ہوتا ہے اور ہمالے کی ترائی مین جو پکڑا جاتا ہے وہ ایسا بڑا اور
اوسکا چہرہ اتنا اوبھرا ہوا نہین رہتا ہاتھی پکڑنے کے لئے جنگلونمین گڑہے
کھودکر مٹی سے سب معلوم ڈہک دیتے ہین جب ہاتھیونکا جھنڈ اودہر آتا ہے
تو جو اونمین گر رہتا ہے اوسیکو پکڑ لاتے ہین مگر سندربن کے نزدیک
زمین دلدل ہونے کے باعث گڑہا کھودنا مشکل ہے اسواسطے ہاتھی کے

پکڑنے والے چالیس پچاس آدمی اکٹھا ہوکر پلے ہوئے ہاتھیون پر سوار بڑے بڑے مضبوط رسّون سے پہندے بناکر جنگل مین جاتے ہین جب جنگلی ہاتھی انکے ہاتھیون سے ملنے کے لئے ہلاکرکے آتے ہین تو سپے اونکو پہندونمین پہنسا لیتے ہین کوئی اوسکی گردنمین رسا ڈالتا ہے اور کوئی دم مین کوئی اوسکی سونڈ پہنساتا ہے اور کوئی پیر کس لیتا ہے غرض اون رسّونکا ایک ایک سرا اون پلے ہوئے ہاتہیونکی کمر مین بندہا رہنے کے سبب پہر وے جنگلی ہاتھی بہاگ نہین سکتے اور چارون طرف سے جکڑے جاتے ہین مگر اس کام مین خطرہ جان بڑا ہے اسلئے اکثر ہاتھی پکڑنے والے ایک بڑا باڑا بنا تے ہین خوب مضبوط لکڑی گاڑکر اوسکے گرد خندق کہود دیتے ہین اندر جانے کو صرف ایک دروازہ رکہتے ہین لیکن وہ بہی اس وضع کا کہ جیسے جنگلون مین جانے کی راہ رہتی ہے جو ہاتھی کو معلوم پڑجائے کہ یہہ دروازہ آدمی کا بنایا ہے تو ہرگز اوسکے اندر پیر نہ دہرے کیونکہ یہہ جانور بڑا ہوشیار ہوتا ہے اور اوس باڑے سے ملا ہوا اوسی طرحکا ایک چہوٹا سا باڑا رکہتے ہین کہ جسمین جاکر پہر ہاتھی گہوم نہ سکے غرض جب وہ باڑے تیار ہوجاتے ہین تو بہت سے آدمی اون جنگلون کو جاگہیرتے ہین کہ جنمین ہاتھی رہتے ہین اور دور دور سے اس طرح پر ڈہول وغیرہ کی آوازین کرتے ہین اور آگ جلاتے ہین کہ اون ہاتہیونکا جہنڈ ہٹتے ہٹتے اوسی باڑے کے دروازہ پر آجاتا ہے اور جب

ہاتہی اوس باڑے کے اندر چلے جاتے ہین تو یہہ لوگ فوراً اوسکا دروازہ خوب
مضبوط بند کر دیتے ہین جب ہاتہی کوئی راہ نکلنے کی نہین پاتے اوسوقت جو اونکو
غصّہ ہوتا ہے وہ تماشا دیکھنے کے لایق ہے غرض کچھہ دن مین بہوکہہ پیاس
اور دوڑنے سے وے سست اور کاہل ہو جاتے ہین تب اندر سے اوس چہوٹے
باڑہ کا دروازہ کہولدیتے ہین اور جونہی ایک ہاتہی اوسکے اندر آجاتا ہے فی الفور
اوسکو بند کر دیتے ہین اس چہوٹے باڑے کے گرد مچان بندہے رہتے ہین ہاتہی
جگہ کی تنگی سے گہوم بہی نہین سکتا بالکل بے قابو ہوجاتا ہے یے مچانون پر چڑہ کر
اچہی طرح اوسے رسّون سے جکڑ لیتے ہین اون اور رسّون کو اپنے سدہے ہوئے
ہاتہیون کی کمر سے کس کر تب اوسے باہر نکالتے ہین اور کسی درخت سے باندہ دیتے
ہین اسیطرح ایک ایک کر کے جب سب ہاتہیون کو نکال چکتے ہین تب پہر آہستہ
آہستہ اونکو کہلا پلا کر بتدریج آدمیون سے پرچا لیتے ہین سابق مین یہان کے
راجا اور بادشاہ لڑائی کے وقت دشمن کی فوج کے سامنے اپنے سدہائے
ہوئے مست ہاتہیونکی سونڈونمین دودہارے کہانڈے دیکر ہلوا دیتے تہے
مگر اب توپ کے آگے بیچارے ہاتہی کی کیا پیش جا سکتی ہے صرف سواری
اور باربرداری کے کام مین آتے ہین پورو راجا نے جہلم کے کنارے
پر دس ہزار جنگی ہاتہیون کے ساتہہ سکندر کا مقابلہ کیا تہا آصف الدولہ کے پاس
سب سے بڑا ہاتہی جو ترائی کے جنگل سے پکڑا گیا تہا ساڑہے دس فٹ اونچا تہا

مگر اسکاٹ صاحب کے لکھنے سے دریافت ہوا کہ اونہون نے اوس جنگل مین
بارہ فٹ دو انچہ تک اونچا ہاتھی سنا تھا روس کے بادشاہ بڑے پیٹر کو ایران کے
بادشاہ نے جو ہاتھی تحفہ بھیجا تھا اور جسکی کھال ابتک وہانکے عجائب خانے مین
رکھی ہے سولہ فٹ اونچا تھا معلوم نہین کہ اسی جگہ سے گیا تھا یا کسی دوسرے ملک
سے آیا گینڈے سے مضبوط دنیا مین کوئی دوسرا جانور نہین اسکا چمڑا ایسا
کڑا ہوتا ہے کہ اوسپر سواے گولی کے تیر تلوار اور کوئی بھی ہتھیار کچھہ کام نہین کرتا
ڈھال اچھی اوسی کے چمڑے کی بنتی ہے اس جانور سے نہ شیر لڑنا چاہتا ہے اور نہ
اسکو ہاتھی چھیڑتا ہے اسے جنگل کا شاہنشاہ کہنا چاہیئے اگرچہ ڈیل ڈول مین
ہاتھی سے چھوٹا ہے مگر جب اوسکے پیٹ مین اپنی کھاگ مارتا ہے تو پھر ہاتھی
چت ہی گر پڑتا ہے اور گینڈے کا کچھہ بھی نہین کر سکتا یہہ جانور صرف گھاس پتے
کھاتا ہے اور جب تک کوئی اسے نہ ستاوے تو یہہ بھی کسی جاندار کو کچھہ تکلیف نہین
دیتا آرنا بھینسا بھی بڑا خوفناک جانور ہے جسکے سینگ تو دس فٹ تک لمبے ہوتے
ہین کستورا یا ہرن ہمالے کے پہاڑون مین ہوتا ہے لوگون نے یہہ بات
بہت غلط مشہور کر رکھی ہے کہ اوسکی پیر کی نلی مین جوڑ نہین ہوتا اور وہ بیٹھہ نہین
سکتا جسطرح اور سب جانور چلتے پھرتے دوڑتے بیٹھتے ہین اسیطرح وہ بھی سب
کام کرتا ہے جانورون مین جب اونچے پہاڑون پر برف بہت پڑ جاتی ہے تب
یہہ نیچے اوترتا ہے اونہین دنون مین اسکا شکار ہوتا ہے اس جانور کی ناف

مین ایک چھوٹی سی تھیلی رہتی ہے جسکو نافہ کہتے ہین اوسکے اندر مشک ہے
جب اوسے مارکر پیٹ سے نافہ نکا لیتے ہین تو مشک اوسمین لہو اور گوشت کی طرح
تر و نمناک رہتا ہے دہوپ مین رکہکر سکہا لیتے ہین جو مشک کہانے مین بہت
تلخ اور تیز ہو وہ سے اصل و خالص اور جو سیلی یا دوسرے مزے پر ہو اوسے
بناوٹ سمجھنا چاہیئے بارہ سنگا سکین گہوڑل سُرا گاے اور ایل یے سب جانور
برفی پہاڑون کے نزدیک ہوتے ہین سکین ایک طرح کا جنگلی بہیڑا ہے لیکن
سینگ اوسکے ایسے بہاری ہوتے ہین کہ ایک آدمی سے نہین اوٹھہ سکتے
گاے کو سُرا اور بیل کو یاک کہتے ہین اونکے بدن پر ریچہہ کی طرح بڑے بڑے
لمبے بال رہتے ہین اور اونکی دم کا چونر بنتا ہے وہانکے لوگ ان یاک بیلون
پر سواری بہی کرتے ہین جن دشوار گذار پہاڑون مین گہوڑا ٹٹو نہین جا سکتا وہان
وے یاک پر چڑہ کر بخوبی بے کہٹکے چلے جاتے ہین ایل ایک قسم کی گلہری ہے جو
چمگادڑ کی طرح اوڑتی ہے گہوڑے یہان دکہن مین بہیما ندی کے کنارے
جو تیلئے کمیت سیاہ زانو ہوتے ہین بہت عمدہ ہین اور کاٹہیا واڑ اور لکہی جنگل
بہی گہوڑے کے واسطے مشہور ہے کاٹہیا واڑ کا گہوڑا کودنے پہاندنے مین
خوب چالاک ہوتا ہے کہتے ہین کہ اوس کنارے پر کبہی کسی عرب کا جہاز غارت
ہوگیا تہا اوسیکے گہوڑون کے پہیلنے سے وہان اونکی نسل درست ہوئی ہے
اور لکہی جنگل کا گہوڑا ڈیل ڈول مین بہت بڑا رہتا ہے پانچ پانچہزار تک

بہی اوسکا دام اوٹہتا ہے آونٹ جو دہپور کا مشہور ہے سو کوس تک ایک
دنمین جا سکتا ہے گائے بہینس گجرات ہریانا سندہ ملتان وغیرہ پچہم کی
دودہ بہت دیتی ہین اور بیل بہی وہانکے مشہور ہین ایسے جانور دکہن مین بہت
خراب ہوتے ہین قد کے چہوٹے اور دودہ بہی تہوڑا دیتی ہین برفی پہاڑونمین
بہیڑ کا اون بہت اچہا اور بکری کے بال کے اندر پشمینہ ہوتا ہے دریاے سندہ
ندی کے کنارے سب ضلعون مین ہوتے ہین پرندون کے درمیان
منال چیچورا گہلینج اور پلاس برفستان کے نزدیک پہاڑونمین اور کستورا
اور اونکار کشمیر مین ہوتا ہے منال دیکہنے مین طاؤس کیطرح خوبصورت
مگر دم اوسکی ایسی نہین رکہتا چیچورا تورسی اور باندہنو ایسے بہی بہت خوبصورت
ہوتے ہین اونکار کے سر مین سیاہ پرونکی ایک اچہی لمبی کلغی رہتی ہے +
کہ جو اکثر اس ملک کے بادشاہ راجا اور سردار اپنی ٹوپی اور پگڑیونمین لگاتے
ہین چکور بٹیر مرغ لال بلبل لوا لڑنے مین اور توتا مینا کاکاتوا
آدمی کی بولی بولنے مین مشہور توری باندہنو اور توتے وغیرہ سندر بن
اوترائی کے جنگل مین زیادہ ملتے ہین طاؤس کوکلا اگن شیاما کستورا
کویل اور پپیہے کی آواز بہت شیرین ہوتی ہے باز بہری شکرا
اور شاہین امیر لوگ چڑیونکا شکار کرنے کے لئے پالتے ہین بیا اپنا گہونسلا

+ انگریزی مین اس جانور کو ہرن کہتے ہین ÷

ٹہوری کاریگری سے بناتا ہے چٹائی کیطرح بنتا ہے اور تین اوسمین گہر کہتا ہے باہر
نر کے لیئے بیچ کا مادہ کے لیئے اور اندروالا بچے کے لیئے اور درخت کی ایسی
پتلی ٹہنیون سے بلکہ کہجور کے پتون سے اوسے لٹکاتا ہے جسمین انڈون تک
سانپ نہ پہونچ سکے اکثر جگنو کیڑے اوٹہالاتا ہے کہ جسمین رات کو گہونسلے کے اندر
روشنی رہے سچ پوچہو تو پرندونمین ایسی ہوشیاری کسی مین نہین یہہ چہوٹی سی
چڑیا آدمی کے سکہلانے سے بڑے بڑے کام کرد کہاتی ہے توپ پر چونچ
سے بتی لگادیتی ہے بدکار آدمی چہل کے لیئے عورتونکی ٹکلیان کہلاکر اشارہ
کردیتے ہین یہہ فوراً اوتار لاتی ہے سبحان اللہ کیا قدرت ہے اوس سچے ودود کا
رحیم اور کریم کی جسنے ایسی ایسی چڑیون کو یہہ سمجہہ دی سانپ اس ملک مین بعضے ایسے
زہریلے ہین کہ جنکا کاٹا آدمی پہر پانی نہ مانگے اور اجگر دکہن کے جنگلونمین چالیس فٹ
تک لمبے ہوتے ہین پہلونمین کلکتے کے بیچ تپسیا مچہلی کی بڑی تعریف ہے کہتے
ہین کہ اوسکے مزہ کو کوئی نہین پہنچتی ملبار مین پہلیون کی اتنی افراط ہے کہ بعضے
وقت گہوڑون کو دانے کے بدل پہلیان کہلادیتے ہین جونکین دکہن کے گہاٹونمین
بہت ہوتی ہین یہانتک کہ برسات مین مسافر کو راہ چلنا مشکل پڑتا ہے گہڑیال گنگا مین
بیس بیس ہاتہہ تک لمبے ہوتے ہین کوڑیان سمندر کے کنارے اس کثرت سے ملتی ہین
کہ وہان والے چونا بہی کوڑی جلا کر بناتے ہین موتی والے سیپ ملک دکہن
کے نیچے سمندر مین ہوتے ہین لوگ غوطہ مار کر بہت سے سیپ باہر نکالتے

بلکہ ہزارون سمندر کی تہاہ سے نکال لاتے ہین اور گڑہے کہود کر مٹی مین داب دیتے ہین جب تہوڑی دیر بعد وے سب مرجاتے ہین تب ایک ایک کو اوس گڑہے سے نکال کر چیرنا شروع کرتے ہین بہت تو خالی جاتے ہین کسی مین موتی نکل آتا ہے سانپ اور شیر کو سب کوئی موذی اور برا کہتا ہے مگر سوچ کر دیکہو تو انسان ہی کا دل خوش کرنیکے لئے کتنے جاندار ستائے جاتے ہین

معدنیات

کہان اس ملک مین لوہا تانبا سیسا سرمہ گندہک ہڑتال نمک کوئلا مرمر ریشم بلّور عقیق ان سب چیزونکی موجود ہے اور ہیرا بہی بہت اچہا اور بیش قیمت نکلتا ہے مہا ندی کے کنارے سمبہل پور کے علاقے مین بندیل کہنڈ مین پنّے کے درمیان دکہن مین کرشنا کے کنارے کولور وغیرہ مقامونمین اسکی کہان ہین اور وہ مشہور بڑا ہیرا کوہ نور جو اب سرکار انگریزی نے دلیپ سنگہ سے لیکر ملکہ معظمہ وکٹوریا کو دیا شاہجہان کے عہد مین اسی کولور کی کہان سے نکلا تہا اور میر جملہ نے وہ اوس بادشاہ کو نذر دیا تہا اوس زمانے مین اسکا مول چہتر لاکہہ روپیہ آنکا گیا تہا پتہر کے کوئلون کی قدر آگے تو کوئی نہین جانتا تہا اور نہ یہان کبہی کسیکو اسکی کہان کا کچہہ گمان تہا مگر جب سے انگریزون نے دہوئے کے جہاز چلائے تو یہہ کوئلا بہی اب ایک بڑے کام کی چیز ٹہیرا بیربہوم کے ضلع مین اسکی کہان جاری ہے اور نربدا کنارے کے ضلعون مین بہی اسکا ہونا ثابت ہے سوا اسے

اسکے اور انواع و اقسام کے بہتیرے رنگ برنگ کے پتھر ملتے ہین کہ جو
اکثر صاحب لوگ اپنے زیورون مین لگاتے ہین ؞

موسم

موسم ہندوستان مین تین ہین جاڑا گرمی اور برسات اور ہر ایک فصل
اپنے اپنے وقت پر اچھی بہار دکھلاتی ہے سمندر کنارے کے ملک خاص کرکے
دکھن کے گھاٹون پر برسات بہت ہوتی ہے یہانتک کہ کسی جگہہ مین نونو مہینے
کے لئے سارا سامان گرستی کا اکٹھا کر رکھنا پڑتا ہے مینہہ کی شدت سے باہر نکلنا
نہین ہوتا اور ہمالے کے پہاڑون مین بلندی کے باعث سردی زیادہ رہتی
ہے جہان برف نہین ہوتی وہان بھی جو پہاڑ چار پانچہزار سے اونچے ہین اونپر
جیٹھہ بیساکھہ مین آگ تاپنی پڑتی ہے کنا ور اور کشمیر مین برسات نہین ہوتی
کیونکہ اون علاقون کے چوگرد ایسے ایسے اونچے پہاڑ آگئے ہین کہ بادل
جو سمندر کی طرف سے آتے ہین پہاڑونکی جڑون ہی مین لٹکتے رہجاتے ہین
پار ہوکر ان علاقونمین نہین پہونچ سکتے اور باقی ضلعون مین گرمی کی شدت ہوتی
ہے لوئین چلنے لگتی ہین اور زمین تپنے امیر لوگ تہخانے اور خسخانے مین بیٹھکر
پنکھے جھلواتے ہین اور بیچارے غریب آفتاب کی گرمی سے بیتاب رہا کرتی
ہین ؞

آدمی

آدمی ہندوستان کے جوانمرد اور رحم دل ہوتے ہین یہانتک
کہ بہتیرے لوگ حیوانات توکیا بلکہ نباتات کوبھی نہین ستاتے گرم ملک کے
سبب محنت کم کرتے ہین اور اکثر سست اور کاہل بلکہ آرام طلب

رہتے ہین یہانتک کہ بہت آدمی اسی شعر کے مضمون پر چلتے ہین شعر
بقدر ہر سکون راحت بود بنگر مراتب را ۔ دویدن رفتن استادن نشستن
خفتن و مردن ۔ مگر بڑا عیب انمین یہہ ہے کہ خلایق دوست نہین ہوتے اور حُبّ
وطن نہین رکھتے آپنا نام بڑہانے کے لئے ضرور کوئی تالاب اور پل وغیرہ
بنواتے ہین مگر جو کام ایسا ہو کہ اونسے اکیلے نہ بن سکے اور دس پانچ آدمی
ملکر اوسے چندے کے طور پر بنوانا چاہین تو اوسمین اونکو ایک پیسا بھی دینا گران
گذرتا ہے غرض یہان کے آدمی جو کام کرتے ہین سو صرف اپنے نام کے
لئے اگر اوسسے دوسرونکا بھی بہلا ہو جاوے تو خیر لیکن صرف دوسرے آدمیون
کی بہبودی و آرام کے لئے ہرگز کوئی کام نہ کرینگے چہرہ انکا بادامی آنکھین
لمبی پتلیان کالی ناک تیکہی قد میانا کمر پتلی بال لمبے اور کالے رہتے ہین اس
ملک مین خاندان کو بہت بچاتے ہین اکثر جیسے خاندان کے آدمی ہوتے ہین
ویسی ہی صورت و سیرت رکھتے ہین عالی خاندان کے آدمی حسین اور نیک ذات
ہوتے ہین اور اسیطرح پنچ قوم کے آدمی کم اصل بدشکل سفلے اور کمینے ہوتے
ہین مگر یہہ بات کچھہ سب جگہ نہین ہے کہین کہین اسکا برعکس بھی دیکھنے مین آتا ہی
قومون کی تفریق اسطرح پر کہ ایک دوسرے کا چھوا نہ کھاوے صرف اسی ملک مین ہے
یہہ بات دوسری کسی ولایت مین نہین اول تو براہمن کشتری بیشیہ
اور شودر یہہ چاری بڑی قومین تہین مگر اب انسے سینکڑون نکل گئین

روپیہ اس ملک کے آدمیون کا شادی اور غمی مین بہت خرچ ہوتا ہے سوا اُنکے
جو لوگ نیک فہم ہین وے اپنی دولت تیرتہہ جاترا اور لنگر خیرات وکار ثواب اور مندر
دہرم شالا کنوا تالاب پل سرا وغیرہ بنانے مین بہی اوٹہاتے ہین
اور سدا برت جاری کرتے ہین اور کم فہم اوسکو ناچ رنگ اور تماش بینی مین آگے سے
اوڑا دیتے ہین باقی گذارا انکا بہت تہوڑے سے مین ہو جاتا ہے کہانے پہننے
اور رہنے کے لئے انکو بہت تہین چاہئے زیور پہننا اور نوکر بہت سے رکہنا یہی
اکثر دولتمند و مفلس مین فرق ہے عورتین یہانکی شرم کرتی ہین اور پردے مین
رہتی ہین آگے یہہ بات نہ تہی جب سے مسلمانون کی عملداری آئی تب سے یہان
یہہ رسم جاری ہوئی آگے رانیان راجاؤن کے ساتہہ دربار مین بیٹہتے تہین
شادی اس ملک مین بہت چہوٹی عمر مین کر لیتے ہین اور اسی باعث مرد اکثر دراز
عمر اور شہزور نہین ہوتے پتی برتا دہرم اس ملک کا سا اور کہین بہی نہین
یہان اعلی قوم کی عورتین ہرگز دوسری شادی نہین کرتین بلکہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتہہ
چتا پر بیٹہہ کر جل جاتی تہین سرکار نے اب اس ستی ہونے کی بری رسم کو موقوف
کر دیا سابق مین لونڈی غلام بہی یہان بیچے اور مول لئے جاتے تہے مگر سرکار
کے اقبال سے اب یہہ بہی سب بے انصافی دور ہو گئی صرف ایک بری بات ابتک جڑ سے
نہین گئی اگرچہ سرکار اوسکے رفع کرنے مین بہت جد و جہد اور کوشش
کر رہی ہے تاہم ہوئے جاتی ہے یعنی بعضے بعضے سنگدل رجپوت

اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے ہین کہ جسمین کسی کا سسرا نہ بننا پڑے اصل تو جاندار
کا ستانا ہی برا ہے جسمین بھی انسان اشرف المخلوقات کو اوسپر بھی عورت
کو اور سو بھی اوس حالت مین کہ جسے دیکھکر دیو بلکہ ملک الموت کو بھی رحم آوے
اور جسکا حال سنکر پتھر بھی پسیج جاوے ہم نہین جانتے کہ ایسے آدمیون کو
کیسی سزا دینی چاہیئے پھانسی تو انکے واسطے کچھہ بھی نہین ہے یہہ اپنی پوری
سزا کو تبھی پہونچینگے جب دوزخ کی آگ مین جلینگے ہندو مردونکو آگ مین جلاتے
ہین اور مسلمان مٹی مین دابتے ہین مگر پارسی لوگ نہ جلاتے ہین نہ دباتے وے
اپنے مردونکو ایک کھلے مکان کے بیچ کہ صرف اسی کام کے لیئے بنا ہے وہان
مین رکھہ دیتے ہین بھیل گوند چوار دھانگڑ کولی وغیرہ کو جو جنگل پہاڑ وغیرہ
بستے ہین انگریز لوگ اس ملک کے قدیمی باشندے یعنے بہومئے ٹھہراتے
ہین اور کہتے ہین کہ براہمن کشتری اور بیشیہ اوتر یا پچہم سے آکر پہلے
ملک سارسوت یعنے کشمیر لاہور ملتان اور سندہ وغیرہ مین بسے
اور پھر آہستہ آہستہ سارے ہندوستان مین پھیل گئے اور اس بات
کے ثابت کرنے کے لیئے بڑی بڑی دلیلین لاتے ہین غرض یہہ تو ہمنے
وے باتین لکھین جو تھوڑی بہت سارے ہندوستان مین ملینگی لیکن یاد رکھنا
چاہیئے کہ یہہ ایسی بڑی ولایت ہے کہ اسمین ایک ایک صوبے کے درمیان
کئی طرحکے آدمی بستے ہین اور جدا ہی رنگ روپ پہناوا اور چال ڈھال رکھتے

ہین اوترا کہنڈ کے آدمی خصوصًا گنگا اور سندہ ان دونون ندیون کے بیچ مین گورے خوبصورت اور سپید ہے سادے سچے ہوتے ہین عورتین وہانکی ایسی حسین کہ گویا کہانی قصّے کی پریونکو پر کاٹ کر چہوڑ دیا ہے کشمیر کی ہمیشہ سے مشہور ہین مگر کمر اونکی ذرہ موٹی ہوتی ہے جمّون چمپا کانگڑہ اور کہلوہ ان علاقونکی کشمیر سے بہی بہتر ہوتی ہین لیکن یہہ ہم اونہین لوگونکا حال لکہتے ہین جو پرستان سے ورے نیچے پہاڑونمین بستے ہین ورنہ ہمالے کی جانب شمال پرستان کے درمیان تو بہوٹئے لوگ نہایت غلیظ اور بدشکل ہوتے ہین پیاس بجہانے کے لئے جہرنونمین گائے بیلون کے طرح منہہ لگا کر پانی پیتے ہین ہاتہہ سے نہین چہوتے پہر بدن دہونے کی تو کیا بات ہے پوشاک مین کشمیر کی عورتین صرف ایک گلے کا کرتا یعنے پیرہن مگر ایڑی تک لٹکتا ہوا پہنتی ہین اور سر سے ایک سہ گوشہ رومال پٹی کی طرح باندہ لیتی ہین گنگا سے پورب نیپال وغیرہ اوترا کہنڈ کے علاقون مین لوگ ناٹے ہوتے ہین اور اونکی چہاتی اور کندہا چوڑا بدن گول گول اور گٹہیلا چہرہ چکلا آنکہین چہوٹی اور ناک چپٹی ہوتی ہے اوترا کہنڈ کے ملکون مین عورتین شرم کم کرتی ہین اور سوائے خاندانی آدمیون کے اون سبکو وہان اختیار ہے کہ چاہین جتنی شادیان کرین اور چاہین جس مرد کے پاس جا رہین جب کوئی عورت ایک مرد کو چہوڑکر دوسرے کے پاس جاتی ہے تو وہ اوسکا پہلا شوہر

اوس دوسرے سے کچھ روپیے جو اوسنے شادی کے وقت خرچ کئے تھے
ضرور لے لیتا ہے اور اسیطرح جب وہ عورت دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے
کے پاس پہونچتی ہے تو وہ دوسرا اپنے روپئے اوس تیسرے آدمی سے
وصول کرلیتا ہے عورت کیا یہہ تو درسنی ہنڈی ٹہیری آور جب کئی بہائی ملکر
پانڈون کی طرح ایک ہی عورت سے شادی کر لیتے ہین تو پہلا لڑکا بڑے
بہائی کا بیٹا کہلاتا ہے دوسرا دوسرے بہائی کا اور تیسرا تیسرے بہائی کا
اسی حساب سے لڑکے بٹ جاتے ہین سندہ کنارے کے ملکون مین
ہندو مسلمانون سے بہت کم پرہیز رکہتے ہین بلکہ کسی جگہ تو آپسمین شادی بیاہ
بہی کر لیتے ہین پنجاب کے سکہہ حجامت نہین بناتے جوان اچہے شکیل اور سجیلے
ہوتے ہین پوشاک اونکی سپاہیانہ اور دانت پان نہ کہانے سے سفید
موتیونکی لڑی سے رہتے ہین آوس ملک مین عورتین بہی تنگ مہری کا پاجامہ
پہنتی ہین راجپوتانے کی عورتون کے گہاگہرون کا گہیر بہت بڑا رہتا ہے ڈاڑہی
رکہنے کی وہان بہی چال ہے اور کچی رسوئی کی چہوت بالکل نہین مانتے بنئے مہاجن
کو نائی دال بہات اور روٹی پروس دیتا ہے لکہنو والونکا پہناوا زنانا ہے پائجامہ
کی مہریان اتنی چوڑی رکہتے ہین کہ اوٹہا دین تو سر تک پہنچے اور پگڑیونکا گہیرا
اتنا بڑا کہ چہتری کا بہی کام نہ پڑے بوجہہ مین تو چہوٹی گٹہری سے کم نہوگی بلکہ
کہین کہل جاوے تو اندر سے گڑگودڑ کا ڈہیر اتنا نکلے کہ ایک ٹوکری بہرے

بنگالی بڑے کم ہمت اور بزدل بلکہ ڈرپوک ہوتے ہین اور سندیس اور منڈا کہاکہا کر اکثر بوڑھے ہونے پر تندیلے ہو جاتے ہین یہہ لوگ انگریزون کی طرح سر کہلا رکہتے ہین آ وشاہی محلون کے سوئے انہین بنگالیون کو خوجہ بناتے تہے عورتین وہان کی صرف ایک دہوتی پر کفایت کر لیتی ہین مگر اوسے بہی اس ڈہب سے لپیٹتی ہین کہ ننگی اور کپڑے والیون مین تہوڑا ہی فرق رہجاتا ہے دکہن مین خصوصًا کاویری پار مسلمانون کی عملداری پختہ نہونے کے باعث ابتک بہت باتین اصلی ہندو مذہب کی دیکہنے مین آتی ہین آدمی وہان کے ناٹے ہوتے ہین دہوتی دوپٹہ اور پگڑی پہنتے ہین عورتین ساڑہی باندہتی ہین مگر مردونکی طرح لانگہہ کس لیتی ہین اس سبب سے اونکی پنڈلیان کہلی رہجاتی ہین شرم بالکل نہین کرتین گہوڑون پر سوار ہوکر پہرتی ہین بہت سی رسم اور رواج اور لوگونکی چال ڈہال اور صورت شکل جو خاص کسی ایک ضلع سے علاقہ رکہتی ہے اور اونکا احوال سننے لایق ہے وہ سب اونہین ضلعون کے ساتہہ بیان ہونگی یہان موقع نہین ہے ؛

مذہب

مذہب یہان ہمیشہ سے دو چلے آتے تہے ایک بید کے موافق اور دوسرا بید کے برخلاف یہہ بات خود بیدون سے ثابت ہے اور جو لوگ بید کو نہین مانتے تہے وہ اسرا اور راکشسون مین گنے جاتے تہے بودہہ اور جینی بید کو نہین مانتے اور حیوان کی جان لینا بہت برا سمجہتے ہین تو وارڈ صا [illegible]

برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ یہہ مت بڑا غالب ہوگیا تہا اور سارے ہندوستان مین
راجا پرجا سب لوگ اسی مت کو مانتے تہے صرف قنوج ایسی جگہون کے قریب جوا
مین کچہہ کچہہ بید کے ماننے والے رہ گئے تہے شنکر اچارج کے عہد مین وہ
مت دور ہوا اور بید کی بزرگی پہر چکی آب بڑے مذہب تو یہان شیو شاکت بیشنو
بیدانتی اور جینی ہین مگر قسمین انکی ہزارون ہی ہوگئین تسوا سے اسکے آٹہوین حصے
سے زیادہ اس ملک مین مسلمان بستے ہین اور لاکہون ہی اب عیسائی
ہوتے چلے ہین ؎

علم کی جڑ یہی ملک ہے اسی ملک سے علم نکلا تہا سب سے پہلے اسی ملک کے علم
آدمیون نے تحصیل علم پر دل لگایا اور یہان کے علما و فضلا ہمیشہ سے مشہور و
معروف اور دوسری ولایتون مین سرنام رہے مصر اور یونان والے جنہون
نے سارے فرنگستان کو آدمی بنایا اپنے بڑے بڑے حکیم اور عالمون کے
حال مین یہی لکہتے ہین کہ وے ہندوستان سے تحصیل علم کر آتے تہے سکندر
اتنا بڑا بادشاہ جسکے دربار مین ارسطو ایسے بڑے بڑے لایق حکیم و عالم موجود
تہے اس ملک سے ایک پنڈت کو جسکا نام وہان والے کلن لکہتے ہین اور اصل مین
کلیان معلوم ہوتا ہے بڑی خوشامد سے اپنے ساتہہ لے گیا تہا اوسوقت
اوسکے ساتہہ کوئی بڑا پنڈت تو کاہے کو گیا ہوگا کسی ایسے ویسے ہی
نے یہہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان والے اوسکی تعریف یون لکہتے ہین

کہ جتنے دن وہ سکندر کے پاس رہا اوسنے اپنے چلن مین ذرہ بھی فرق نہ آنے دیا
اور اچھی طرح ہندو کا دہرم نباہا اور جب بہت بڈہا ہوا تو اون سب کے سامہنے خوشحال
کرکے اپنے تئین آپ آگ مین جلا دیا ایران کے نامی بادشاہ بہرام نے یہانسے
گانیوالے بلوائے تہے علم موسیقی ابتک بھی ہندوستان سا دوسری جگہہ نہین ہے
بغداد کے بڑے خلیفہ مامون نے یہانسے بید منگوائے تہے اور ہمیشہ اونہین
بید ہی کی دوا کہاتا تہا پستکین بھی اس ولایت مین الہیات نجوم ہیئت ہندسہ جغرافیہ
تواریخ اخلاق صرف نحو عروض وقوافی منطق جر ثقیل طب موسیقی سالوتری
ناٹک صلاح رانی صلاح فیل امتحان جواہرات وغیرہ سب علمونکی سنسکرت
اور پراکرت مین اچھی اچھی موجود تہین مگر مسلمانون نے اپنی عملداری مین ہندو و نسخے
شاستر غارت کر دئیے اور پہر بد عملی اور بے انتظامی ہونے کے باعث ان علمونکی
خواہش نہ رہنے سے گہٹتے گہٹتے اونکا پڑہنا پڑہانا ایسا گہٹ گیا کہ ابتو جو کوئی پستک
بھی ہاتہہ لگتی ہے تو اوسکا پڑہانے اور سمجہانے والا نہین ملتا مسلمان بادشاہون
کے عہد مین لوگ فارسی عربی سیکہتے رہے اب ان دنون علم انگریزی نے ترقی
پائی ہے سرکار نے ہندوستانیون کے حال پر رحم کہا کر اونکی تعلیم کے لیئے
جا بجا مدرسے مقرر کر دئیے ہین اور روز بروز نئے مقرر ہوتے جاتے ہین
امید ہے کہ اس انگریزی زبان کے وسیلہ سے پہر بھی ہمارے ملک کے
آدمی سب علمونمین طاق ہو جاوینگے اور جو سب نئی نئی باتین فرنگستان والون نے

اپنی عقل اور تجربے کے زور سے نکالی اور ثابت کی ہین اور بڑے بڑے فائدے اوٹھاۓ ہین ❋

زبان

زبان اس ملک مین اب اردو مقدم گنی جاتی ہے مگر یہہ صرف تھوڑہی ہی دنون سے جاری ہوئی ہے اردو کے معنی لشکر ہین جب ترک افغانون اور مغلونکی ہندوستان مین بادشاہت ہوئی اور اونکی آدمی یہان لشکر کے درمیان بازاریون کے ساتھ ہروقت خرید و فروخت مین بولنے چالنے لگے تو اونکی عربی فارسی اور ترکی ان لوگونکی ہندی کے ساتھہ ❋ ملکر یہہ ایک جدا بولی بن گئی اور اسکا نکاس اردو یعنے بازار سے ہونے کے باعث نام بھی اسکا اردو زبان رکھا گیا مہاراج پرتھی راج کے بھاٹ چندنے جو دوہرے بنائے ہین وہ اوسے اصلی ہندی بولی مین ہین جو مسلمانون کے چڑھاؤ سے پہلے اس ملک مین بولی جاتی تہی اب جس بولی مین فارسی عربی کے الفاظ زیادہ رہتے ہین اور فارسی حرفونمین لکھی جاتی ہے اوسے اردو کہتے ہین قدیم زمانے مین یہان پراکرت یعنے ماگدہی زبان بولی جاتی تھی بودہ مت اور جینی مت کی بہت پستکین اوسی زبان مین لکھی ہین مگر سنسکرت جسمین بید اور پران وغیرہ

❋ پرانی پستکون مین جو دس زبان لکھی ہین یعنے پنچ گور اور پنچ دراڑ پنچ گور مین سارسوت کانیہ کبج گوڑ متھلا اور اوڑیسہ اور پنچ دراڑ مین تامل مہاراشٹر کرنات تیلنگ اور گزجر سوا ان مین سے جو بولی کانیہ کبج یعنے قنوج کے قریب جوار مین بولی جاتی تہی وہی ہندی کی جڑ ہے ❋

ہندوون کے شاستر لکھے ہین ایسا معلوم نہین ہوتا کہ کبھی اس ملک کی زبان رہی ہو اور سب لوگ سنسکرت مین بول چال کرتے ہون بلکہ اسی لئے براہمن اسے دیوبانی یعنے دیوتون کی زبان پکارتے ہین مقدم زبان کہنے سے مراد ہماری اوس زبان سے ہے جو مدہیہ دیس ہین بادشاہی دربار اور دارالسلطنت مین بولی جاوے جیسے کہ اردو دلی آگرے لکھنو مین اور مدہیہ دیس کی سب سرکاری کچہریون مین بولی جاتی ہے ورنہ ہندوستان مین ہرجگہ کی ایک جدا بولی ہے جیسے بنگالے مین بنگالا بہوٹ مین بہوٹیا نیپال مین نیپالی کشمیر مین کشمیری پنجاب مین پنجابی سندہ مین سندہی گجرات مین گجراتی رجپوتانے مین دیس والے برج مین برج بہاکہا ترہت مین میتہلی بندیل کہنڈ مین بندیل کہنڈی اڑیسے مین اڑیا تلنگانے مین تلنگی پونا ستارے کیطرف مہاراشٹر کرناٹک مین کرناٹکی دروڑ مین تاملی جسے اندہر بہی کہتے ہین بولیان بولی جاتی ہین ان سب مین برج بہاکہا بہت مشہور اور نہایت شیرین اور ملایم اور رسیلی ہے اور کتنی ہی کابیہ کی پستکین اس زبان مین شاعرون نے بہت عمدہ اور نامی بنائی ہین ؂

صناعت چیزین یہان سب طرح کی بنتی ہین زندگی کی ضروری اور آرام دونو طرح کے اسباب یہان ہاتہہ لگ سکتے ہین اور سب قسم کے کاریگر یہان موجود ہین مگر توبہی کشمیر کی شال اور ڈہاکے کی ململ بہت مشہور ہے یہہ دونو چیز جیسی اس ملک مین بنتی ہے دوسرے ملکون کے آدمی ہرگز نہین بنا سکتے ساری دنیا کے بادشاہ

انہین کشمیریونکے بنے دوشالے اوڑہتے ہین انگریزون نے انگلستان مین
ہزارون طرحکی کلین بنائین مگراس ملک کی سی شال اور ململ بنانے کی اونہین بہی
کوئی تدبیر نہ سوجہی نہ ایسی نرم گرم شال وہان بن سکتی اور نہ ایسی باریک مضبوط
اور ملایم ململ طیار ہوسکتی ہے اب بہی وہانکی جو نازک بدن بیبیان ہین گرمی مین ڈہاکہ
کی ململ کا گون پہنتی ہین اکبر کے عہد مین ڈہاکے کے درمیان پانچ اشرفی تک
کی ململ اور پندرہ اشرفی تک کا خاصا طیار ہوتا تہا اور دوشالا اب بہی کشمیر
مین سات ہزار روپے تک کا بنا جاتا ہے سوا اسکے کشمیر کے کاغذ اور
قلمدان بنارس کی کمخاب اور دوپٹے اور گلبدن فرخ آباد کی چہینٹین ملتان
کے ریشمی کپڑے اور قالین مرشدآباد کی بوندا اور کورے دلی کے آئینے
اور نیچے غازی پور کا گلاب شاہجہان پور کا قند امروہے اور چنار کے
گلی برتن گیا اور جی پور کی کالے اور سفید پتہرون کی چیزین بہت عمدہ اور اچہی
ہوتی ہین ؀

تجارت

تجارت اس ملک مین کم ہے یہانکے آدمی زمینداری کی طرف بہت دل دیتے
ہین اور اپنے ملک سے نکلکر سوداگری کے لئے ہرگز نہین جاتے اگلے زمانے
مین دوسری ولایتون کے آدمی یہان آکر اس ملک کی چیزین لیجاتے تہے اور اونکی
عوض مین سونا چاندی دیجاتی مگر اب فرنگستان والون نے کلون کے زور سے
چیزون کے بنانے مین محنت اور وقت گہٹا کر اونہین ایسا ارزان کردیا اور سستی

اور صفائی مین اس درجے کو پہنچایا کہ ساری دنیا اونہین کی چیزین پسند کرتی ہے
اور ہندوستانیونکی بنائی ہوئی کو نہین پوچہتا بلکہ ہندوستانی لوگ بہی اپنے
سب کام اونہین ولایتی چیزونسے چلاتے ہین اپنے ملک کی بنی ہوئی چیز سے
راضی نہین ہوتے اگلے زمانے مین ایران توران اور روس یونان وغیرہ
ملکون کے سوداگر خشکی پشاور کی راہ سے اونٹون پر مال لیجاتے تہے اور مصر اور
عرب کے بیپاری سمندر کی راہ جہاز لاتے تہے مگر یہہ جہاز اوستنے ہی دور
مین چلتے تہے جسے خلیج عرب کہتے ہین وے لوگ تب علم جہازرانی مین ایسے
اوستاد اور آزمودہ کار نہ تہے کہ کنارہ چہوڑکر دور خلیج سے باہر بڑے سمندر
مین اپنا جہاز لیجاتے فرنگستان والے سمندر کی راہ اپنے جہاز ہندوستان مین
لانے کے واسطے بہت تڑپتے تہے اون دنونمین بہی عرب اور مصر والون کی
طرح جہاز چلانے مین ہوشیار و واقفکار نہ تہے اور نہ علم جغرافیہ اچہی طرح جانتے
تہے سمندر کو بے کنارا ور دشوار گذار سمجہکر ہمیشہ اپنے جہازون کو کنارے کے نزدیک
رکہا کرتے پہلے تو وہان والے ہندوستان مین آنے کے لئے اپنے جہاز
اوتر کے سمندر مین لے گئے اس منصوبے پر کہ روس اور چین سے گہوم کر یہان
پہونچین مگر جب کتنے ہی جہاز اوس سمندر کی جمی ہوئی برف مین پہنس کر تباہ ہوگئے
اور روس کی حد سے آگے نہ بڑہ سکے تب اوس راہ کو چہوڑ کر پچہم طرف اٹلانٹک
سمندر مین چلے وہان اونکا جہاز امریکا کے براعظم مین جا لگا اور آگے نہ بڑہ سکا

تب ناچار و کہن کی راہ لی اور افریقہ کے کنارے کنارے کیپ اوگوڈ ہوپ
سے جسے کوئی راس خوش امید بھی کہتا ہے مڑ کر ہندوستان مین آئے
جس فرنگی نے یہہ سمندر کی راہ فرنگستان سے ہندوستان کو نکالی نام
اوسکا واسکوڈی گاما تہا آٹھوین جولائی ۱۴۹۷ع کو کہ جس زمانے مین
سلطان سکندر لودھی دلی کے تخت پر تہا واسکوڈی گاما تین جہاز لیکر
پرتگال کی دارالسلطنت لسبن سے وہانکے بادشاہ کے حکم بموجب ہندوستان
کی راہ ڈہونڈہنے کے واسطے نکلا اور ساڑہے دس مہینے کے عرصے مین
اوسکا جہاز کلی کوٹ مین آکر لگا غرض فرنگیونکا یہہ پہلا جہاز تہا کہ جسنے ہندوستان
کا کنارہ چہوا اور واسکوڈی گاما پہلا فرنگی تہا کہ جو سمندر کی راہ سے اس ملک
مین پہونچا اور کلی کوٹ پہلا شہر تہا جسمین انکا قدم آیا کہتے ہین کہ جب واسکوڈی گاما
کے جہاز لسبن سے چلے تہے تو وہان والونکو ان جہازون کے پہر دیکہنے
کی امید نہ تھی اور ان جہازیونکو مردونمین شمار کرچکے تہے جب انکے جہاز پہر کر
لسبن مین پہونچے تو وہانکے بادشاہ اور رعیت سبکو نہایت خوشی ہوئی اور
بڑی ہی شادمانی منائی پرتگال والون کی دیکہا دیکہی پہر فرنگستان کے اور لوگ
بہی اپنے جہاز اس راہ سے یہان لانے لگے اور ہندوستان کی تجارت
سے بڑے بڑے فائدے اوٹہانے اور جب سے دہوئین کے جہاز بننے
لگے تب سے تو یہانکا آنا جانا فرنگستان والونکو اور بہی بہت سہل ہوگیا اور

اگرچہ سویز کی گردن زمین کے پاس تہوڑسی دور خشکی تو ضرور جانا پڑتا ہے مگر
ریڈسی سے میڈیٹرنین سی مین چلے جانے سے یہہ راہ فرنگستان کی
بہت نزدیک پڑتی ہے اس راہ یہانسے دہوئین کے جہاز پر انگلستان تک
جانے مین ڈیڑہ مہینا بہی نہین لگتا فرنگستان اور امریکا سے یہان شراب
کپڑے ہتہیار اوزار برتن دہات خوشبوئتا بین زیور کہانے اور لکہنے پڑہنے
کی چیزین کلین کہلونے مکان آراستہ کرنے کے اسباب اور طرح بطرح کے
عجائب و غرائب آتے ہین اور یہانسے نیل شورہ افیون ریشم ہاتہی دانت روئی
چاول شکر گوند جواہر شال ململ گرم مصالح اور دوائیان اون ملکون کو جاتے
ہین سوای ان ملکون کے ایران توران تبت افغانستان برہما ہین عرب
مصر وغیرہ ایشیا اور افریقہ کے ملکونسے بہی اس ملک کی تجارت جاری ہے
اپنے ملک مین یعنے ایک شہر سے دوسرے شہر کو ہندوستانی لوگ جہان
دریا ہے وہان کشتی پر اور جہان سڑک ہے وہان گاڑیون پر اور ریگستان مین
اونٹون پر اور پہاڑون مین بہیڑ بکرے اور یاک بیلون پر اور باقی جگہون مین بیل ٹٹوا
اور خچرون پر تجارت کا اسباب لیجاتے ہین بہت جگہون مین سال بسال
میلا ہوا کرتا ہے کہ جسمین سب اطراف و جوانب کے بیوپاری مال لاتے ہین
ہردوار کا میلا جو ہر سال میکہہ کی سنکرانت کو ہوا کرتا ہے اس ملک مین
سر نام ہے مگر اوسمین بہی بارہوین برس جو کنبہ کا میلا ہوتا ہے

وہ بہت ہی بہاری ہے کبھی کبھی
۲۰۰۰۰۰۰
بیس لاکھہ تک آدمی
اکٹھے ہوجاتے
ہیں

تمام شد

کتب خانہ